https://ataunnabi.blogspot.com/

شیعہ اسلام کی نظر میں

مع

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ داماد نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ

از

ابو عبد اللہ نقشبندی

تحریک فکر رضا رائیونڈ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب......شیعہ اسلام کی نظر میں
ازقلم...........ابوعبداللہ نقشبندی

سن اشاعت......اکتوبر2012ء

تعداد...... صفحات......
ہدیہ...... 70

معذرت

کتاب شیعہ اسلام کی نظر میں کی کمپوزنگ میں تقریباً ہر جگہ صحابہ کرام اور دوسرے اسماء کے ساتھ رضی اللہ عنہ، رضی اللہ عنہا، کرم اللہ وجہہ الکریم اور رحمۃ اللہ علیہ کی بجائے ان کے کمپیوٹر کوڈ پرنٹ ہوگئے ہیں۔ یہ فقط کمپیوٹر کمپوزنگ کا نقص ہے ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کردیا جائے گا۔

H

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	انتساب	
2	شیعہ اسلام کی نظر میں	
3	قرآنی فیصلے	
4	رسول اللہ ﷺ کے فیصلے	
5	شیعوں کے گھر کی گواہی	
6	حضرت علی المرتضیٰ h کے فیصلے	
7	شیعہ کتب کے حوالہ جات	
8	فائدہ	
9	حضرت امام حسن h کے فیصلے	
10	نوٹ	
11	امام حسین h کے فیصلے	
12	سیدہ زینب k کا فیصلہ	
13	سیدہ فاطمہ k کا فیصلہ	
14	سیدہ ام کلثوم k کا فیصلہ	

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

15	حضرت امام زین العابدین h کا فیصلہ	
16	حضرت امام باقر h کا فیصلہ	
17	امام جعفر صادق h کا فیصلہ	
18	امام موسیٰ کاظم h کا فیصلہ	
19	حضرت محمد بن حنفیہ h کا فیصلہ	
20	جناب بریر بن ہمدانی علیہ الرحمہ کا بیان	
21	دیگر حضرات کے فیصلے	
22	جلیل القدر تابعی امام شعبی کا فیصلہ	
23	امام ابو جعفر طحاوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
24	حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
25	امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
26	حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا فیصلہ	
27	حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
28	حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
29	حضرت غوث اعظم جیلانی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
30	علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	

31	امام نووی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
32	علامہ ابو زرعہ رازی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
33	علامہ ابو القاسم ھبۃ اللہ لا لکائی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
34	امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
35	شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
36	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
37	شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
38	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
39	ابن تیمیہ کا فیصلہ	
40	مفسر قرآن علامہ ابو السعود کا فیصلہ	
41	ابن حزم کا فیصلہ	
42	ہندوستان کے علماء کا فیصلہ	
43	علامہ ذہبی کا فیصلہ	
44	ایک غیبی فیصلہ	
45	حضرت امام حسن بصری h کا فیصلہ	
46	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

47	حضرت علامہ امجد علی رضوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
48	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کا فیصلہ	
49	شیعہ کا اعتراف	
50	رافضی کون؟	
51	شیعہ رافضیوں کے گندے عقیدے	
52	اللہ تعالیٰ کی توہین	
53	قرآن مجید کا انکار	
54	انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین	
55	صحابہ کرام j اور ازواج مطہرات l کی توہین	
56	اہلبیت اطہار j کی توہین	
57	حضرت عثمان غنی h داماد نبوی b	
58	کتب شیعہ سے حضرت عثمان h کے داماد رسول ﷺ ہونے کا بیان	
59	حضرت فاروق اعظم h داماد حضرت سیدہ فاطمہ و حضرت علی i	
60	کتب شیعہ سے حضرت عمر h کے داماد حضرت علی h ہونے کا ثبوت	

انتساب

شیعوں کے متعلق
نرم گوشہ
رکھنے والوں کے نام

خیر اندیش

ابو عبد اللہ نقشبندی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیعہ اسلام کی نظر میں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآنی فیصلے

چند آیات درج ذیل ہیں:

......ارشاد باری تعالیٰ ہے: الآانھم ھم السفھآء ولکن لایعلمون۔ (البقرہ، ۱۳)
خبردار! یہی (صحابہ کو برا کہنے والے) بے وقوف ہیں، لیکن وہ جانتے (تک) نہیں۔

......اس آیت کی تفسیر میں صدرالافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ رقم فرماتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ صالحین کو بُرا کہنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے آج کل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو بُرا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت صحابہ کو......الخ''۔ (خزائن العرفان حاشیہ کنزالایمان)

...... حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

صالحین کو بُرا کہنا منافقین کا طریقہ ہے جیسے روافض صحابہ کو، خوارج اہلبیت کو......الخ۔ (تفسیر نورالعرفان حاشیہ کنزالایمان)

......ارشاد ربانی ہے: لیغیظ بھم الکفار۔ (الفتح، ۲۹)

تاکہ ان (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں۔

اس آیت کے تحت حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ صحابہ سے جلنے والے سب کافر ہیں......الخ'' (نورالعرفان)

یعنی جو لوگ صحابہ کرام j سے نفرت و بغض رکھیں، ان کے ذکر اور شان سے انہیں جلن ہو تو وہ کافر و بے ایمان ہیں۔

......آیت قرآنی ہے: ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شی......الآیۃ (سورہ الانعام ۱۵۹)

بے شک جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور شیعہ ہو گئے، اے نبی! تمہیں ان سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں۔

اس آیت کا ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اسی طرح کیا ہے ملاحظہ ہو! حیات اعلیٰ حضرت جلد اول صفحہ ۱۴۹، از مولانا ظفرالدین بہاری علیہ الرحمہ۔

رسول اللہ ﷺ کے فیصلے:

شیعہ رافضیوں کے بارے میں چند روایات ملاحظہ فرمائیں!

......حضرت علی h سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی، جسے رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۳، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵، الصارم المسلول ص ۳۷۲ لابن تیمیہ)

......حضرت ابن عباس i بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جسے رافضی کا کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ پھینکیں گے، انہیں قتل کر دو کیوں کہ بے شک وہ مشرک ہیں۔

(مسند عبد بن حمید برقم ۶۹۸، المسند الجامع ج ۹ ص ۵۹۶ برقم ۷۰۸۲)

......حضرت علی h بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے بعد ایک قوم آئے گی، جس کا ایک بُرا لقب ہوگا، اسے رافضی کہا جائے گا، جب تم انہیں پاؤ تو انہیں قتل کر دو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ان کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا: تیرے بارے میں ایسی باتیں کہیں گے جو تجھ میں نہیں ہیں اور میرے صحابہ پر طعن و تشنیع (ان کی مذمت اور برائی بیان) کریں گے۔

(کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۶۷۲ برقم ۹۷۹)

اس حدیث کو دوبارہ پڑھ لیں اور شیعہ (رافضیوں) کے عقائد و نظریات اور الزامات و بہتانات پر ایک نظر ڈال لیں، ان کی کتب میں حضرت علی h اور صحابہ کرام j کے بارے میں لکھی ہوئی غلط باتیں پڑھ لیں تو یہ فیصلہ کرنا بالکل آسان ہوگا کہ یہ روایت ان پر پوری طرح فٹ آتی ہے۔

حضرت علی h کو نہ صرف حد سے بڑھانا، خلفائے ثلاثہ بلکہ انبیاء کرام اور

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسل عظام سے بھی افضل قرار دینا حتی کہ آپ کو رب اور خدا کہنا شیعوں کا باطل عقیدہ ہے اور دوسری طرف صحابہ کرام j کو گالیاں دینا، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کو ظالم، غاصب بلکہ منافق اور کافر تک قرار دینا شیعوں کا روزمرہ کا کام ہے، چند صحابہ کرام j کے علاوہ تمام اصحاب کرام j کو مرتد بتانا ان کا گندا عقیدہ ہے، لہٰذا ایسے لوگوں کے مرتد، واجب القتل اور مشرک ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان برحق ہے۔

......حضرت ام سلمہ k، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی: تجھے بشارت ہو! تو اور تیرے ساتھی جنتی ہیں سوائے ان لوگوں کے جو تیری محبت کے (زبانی) دعوے کرتے ہیں مگر اسلام کو چھوڑتے اور اسے دور پھینکتے ہیں، انہیں رافضی کہا جائے گا، جب تو انہیں پائے تو ان سے جہاد کرنا، کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا وہ جمعہ اور جماعت کیساتھ نماز نہیں پڑھیں گے اور سلف (صحابہ اور دیگر اکابرین) پرزبان درازی کریں گے۔

(کتاب السنہ برقم ۹۸۰، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵ برقم ۱۶۴۳۱، معجم اوسط برقم ۶۶۰۵)

......حضرت ابن عباس i نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! عنقریب میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہل بیت کی محبت کی دعویدار ہوگی، ان کا ایک لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، انہیں قتل کردینا، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ (معجم کبیر ج ۱۲ ص ۲۴۲ برقم ۲۹۹۸، حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۹۵، مسند ابی یعلیٰ ج ۴ ص ۴۹۵ برقم ۲۵۸۶، کتاب السنہ لابن ابی عاصم برقم ۹۸۱)

......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہیں تو تم کہو! تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۲۷، مشکوٰۃ ص ۵۵۴، کنزالعمال ج ۱۱ ص ۵۳۲)

یعنی صحابہ کرام پر طعن وتشنیع کرنے والا اشرارتی بھی ہے اور لعنت کا حقدار بھی۔

......مزید فرمایا:

جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کرتا۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۴، کنزالعمال ج ۱۱ ص ۵۴۲)

ثابت ہوا رافضی لعنتی بھی ہیں اور ان کا ہر عمل مردود ہے۔

......مزید ارشاد فرمایا:

آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو ان (صحابہ کرام) کو برا قرار دے گی، تم ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، ان کیساتھ نماز نہ پڑھنا، ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، ان کیساتھ نہ بیٹھنا اور اگر وہ بیمار ہوں تو عیادت نہ کرنا۔ (الشفاء ج ۲ ص ۲۶۶، کنزالعمال ج ۱۱ ص ۵۲۱)

......سیدنا انس بن مالک h نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

آخری زمانہ میں ایسی قوم آئے گی جو ان (صحابہ j) سے نفرت وبغض کرے گی، تم ان کیساتھ کھانا نہ کھاؤ، انہیں کسی کام میں شریک نہ کرو، ان کا جنازہ نہ پڑھو اور نہ ان کیساتھ مل کر نماز پڑھو۔ (کتاب المجروحین ج ۱ ص ۱۸۷)

......حضرت علی h کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(علی!) کیا میں تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں کہ اسے بجالانے پر تو جنت والوں میں سے ہوگا اور بلاشبہ تو اہل جنت میں سے ہے، بے شک ہمارے بعد ایک قوم ہوگی جس کا ایک لقب ہوگا، اسے رافضی کہا جائے گا، پس اگر تم انہیں پاؤ تو انہیں قتل کردینا، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔

(شرح اعتقاد اہل السنہ والجماعۃ ج ۴ ص ۳۵۹ للالکائی، الصارم المسلول ص ۲۷۳ لابن تیمیہ)

یہ روایات اپنے معنی ومفہوم میں بالکل واضح ہیں، اور اس حقیقت کو ثابت کر رہی ہیں کہ شیعہ کہلانے والے رافضی گروہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

......ابن عدی نے حضرت عائشہ k سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے بدترین وہ لوگ ہیں جو میرے صحابہ پر دلیر ہیں۔

......ایک روایت میں ہے:

قیامت قائم ہونے سے پہلے ایک قوم آئے گی جسے رافضی کہا جائے گا، وہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام سے دور ہوں گے۔ (الصارم المسلول ص۳۷۲)

......ارشاد نبوی ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند کیا اور میرے لیئے، میرے صحابہ کا انتخاب کیا، ان میں سے میرے سسرال اور مددگار بنائے، آخری زمانہ میں ایک گروہ آئے گا جو ان کی تنقیص کرے گا، خبردار! ان سے نہ رشتہ لینا اور نہ انہیں رشتہ دینا، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اور ان کی نماز (جنازہ) نہ پڑھنا، کیونکہ وہ لعنت کے حقدار ہیں۔

(الکفایۃ ص۴۸، الصارم المسلول ص۳۷۳ لابن تیمیہ، الصواعق المحرقہ ص۴)

......حضرت جابر h بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کو ایک جنازہ کیلئے لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھایا، تو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کا جنازہ چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا (اس کا جنازہ نہ پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا: یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے اسے ناپسند کیا ہے۔ (ترمذی ج۲ ص۲۱۲)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام j سے بغض کرنے والے لوگ اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مردود اور ملعون ہیں۔

شیعوں کے گھر کی گواہی:

شیعہ پارٹی نے خود یہ حدیث نقل کر رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے مجھے برا کہا وہ کافر ہے، جس نے میرے کسی صحابی کو برا کہا وہ کافر ہے اور جس نے میرے کسی صحابی کے بارے میں بدزبانی کی، اسے کوڑے مارو۔

(جامع الاخبار ص۱۸۲ فصل نمبر ۱۲۵)

ان کے اپنے گھر سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام j کو برا کہنے والے شیعہ کافر اور کوڑوں کے حقدار ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ h (۴۰ھ) کے فیصلے:

شیعہ (رافضیوں) کے بارے میں حضرت مولا علی کے فیصلے درج ذیل ہیں۔

......حضرت علی h فرماتے ہیں:

آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جسے رافضی کہا جائے گا، اسی نام سے ان کو پہچانا جائے گا، وہ ہمارے شیعہ ہونے کا دعوٰی کریں گے حالانکہ وہ ہمارے شیعہ نہیں ہوں گے، ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ابوبکر و عمر (i) کو گالیاں دیں گے، تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو، بلاشبہ وہ مشرک ہیں۔ (معالم التنزیل ص، الصارم المسلول ص۳۷۳)

معلوم ہوا کہ آج کل خود کو شیعہ کہلانے والے ہرگز ہرگز حضرت علی کے شیعہ نہیں، کیونکہ شیعہ پیروکار اور تابعداری کرنے والے کو کہتے ہیں، یہ کیسی محبت، پیار اور تابعداری ہے کہ حضرت علی کے فیصلے کو رد کر دیا جائے، جھوٹی محبت کا ڈھونگ رچایا جائے اور ان کے فیصلوں کے برخلاف صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں۔ دراصل ماننے والا شیعہ وہی ہے جو مولا علی کے فیصلوں کو مانتا ہو اور صحابہ کا ادب کرے۔

......حضرت علی h نے فرمایا:

آخری زمانہ میں ایک قوم ہو گی جسے رافضی کے نام سے یاد کیا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے، انہیں قتل کر دو، بے شک وہ مشرک ہیں (الصارم المسلول ص۳۷۳)

......حضرت علی h کو خبر پہنچی کہ "عبداللہ بن سواد" حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی تنقیص کرتا ہے، تو آپنے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا، اس کے متعلق بات کی گئی (کہ اسے معاف کر دیا جائے) آپنے فرمایا: میں جس شہر میں ہوں وہاں وہ نہیں رہ سکتا، پھر آپنے اسے مدائن کی طرف جلاوطن کر دیا۔ (ایضاً ص۳۷۳)

......ایک روایت میں ہے کہ آپکو بتایا گیا کہ وہ آپ اہلبیت کی محبت کی دعوت دیتا ہے۔ (ایضاً ص۳۷۳)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام j کا بے ادب اور گستاخ حضرت علی کا کچھ نہیں لگتا، وہ قتل کے قابل ہے، مولا علی اور وہ ہرگز ہرگز جمع نہیں ہو سکتے، حضرت علی جنتی ہیں اور ایسا شخص جنتی نہیں بلکہ جہنمی ہے۔

0......حضرت علی h فرماتے ہیں:

جو کوئی بھی مجھے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے گا، میں اسے بہتان

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باز کی سزا دوں گا۔ (ایضاً ص ۴۷۴)

کسی پر بہتان لگانے کی سزا اسی کوڑے ہیں، چونکہ آپ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے افضل کہنے والا جھوٹ بولتا ہے اور بہتان لگاتا ہے اس لیے اس کی سزا بھی اسی (۸۰) کوڑے ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر j بلا شک وشبہ سیدنا علی h سے بھی افضل ہیں۔

1...... آپ h نے فرمایا:

ایک قوم میرے ساتھ محبت (کی دعویدار) ہوگی حتی کہ وہ میری محبت میں غلو یعنی زیادتی کرتے ہوئے مجھے حد سے بڑھانے کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی۔

(فضائل الصحابہ للامام احمد ج۲ ص ۵۶۵ برقم ۹۵۲، کتاب السنہ لابن ابی عاصم برقم ۹۸۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج۷ ص ۵۰۶، المستدرک ج۳ ص ۳۳۶ برقم ۴۶۸۰)

2...... مزید فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے، محبت میں حد سے بڑھانے والا اور بغض کی وجہ سے حجت بازی کرنے والا۔

(فضائل الصحابہ ج۲ ص ۵۷۱ برقم ۹۶۴)

3...... آپ نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے، ایک حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو حد سے زیادہ میری شان بیان کرے گا اور دوسرا مجھ سے بغض رکھنے والا جو میرے بغض کی وجہ سے مجھ پر بہتان لگائے گا۔

(مشکوۃ ص ۵۶۲، البدایہ والنھایہ ج۱ ص ۱۵۵۶، دار ابن حزم)

4...... اور ارشاد فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے افراد ہلاک ہو جائیں گے: میری محبت میں حد سے بڑھنے والا اور میری نفرت میں حد سے گزر جانے والا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۷ ص ۵۰۶، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ج۲ ص ۳۲۳)

5...... حضرت علی h منبر پر چڑھے پھر گویا ہوئے:

اے اللہ! ہم سے ہر بغض کرنے والے پر لعنت بھیج! (پھر) کہا: اور ہر محبت میں حد سے بڑھنے والے پر (بھی لعنت نازل فرما!)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۷ ص ۵۰۷، شرح اصول اعتقاد اہل السنہ ج۲ ص ۳۲۳)

شیعہ کتب کے حوالہ جات:

متعدد اوقات میں حضرت علی h نے اس اہلبیت سے محبت کرنے کی دعویدار شیعہ پارٹی کی حقیقت بے نقاب کی ہے، چند اقوال درج ذیل ہیں۔

☆...... دو گروہ میرے بارے میں ہلاک ہوں گے، ایک وہ گروہ جو محبت تو کرے گا، مگر محبت میں زیادتی کرے گا، اس کی محبت اسے باطل کے راستے پر لے جائے گی، دوسرا گروہ جو دشمنی کرنے میں حد سے تجاوز کر جائے گا، اور اس کی دشمنی اسے حق سے دور کر دے گی، اور میرے بارے میں سب سے اچھے وہ ہیں جو میانہ روی کا راستہ اختیار کریں گے۔ پس تم بھی اس جماعت کو اختیار کر لو، اور سواد اعظم سے وابستہ ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ جماعت کی تائید فرماتا ہے اور جماعت سے علیحدگی سے بچو، کیونکہ جماعت کو چھوڑنے والا شیطان کا شکار بن جاتا ہے، جس طرح گلہ سے نکلنے والی بھیڑ، بھیڑیئے کا شکار بن جاتی ہے۔ خبردار! جو شخص تمہیں اس رویہ (جماعت سے علیحدگی) کی دعوت دے اسے قتل کر دو، خواہ وہ میرے اس عمامہ کے نیچے کیوں نہ ہو۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۲۷، فیض الاسلام ج۱ ص ۳۸۳، نیرنگ فصاحت ص ۱۴۲ مطبوعہ مطبع یوسفی، مترجم نہج البلاغہ حصہ اول ص ۴۳۱ مطبوعہ غلام علی اینڈ سنز، ص ۲۴۷ محفوظ بک ایجنسی کراچی)

یہ مضمون نہج البلاغہ حصہ سوم، ملفوظات نمبر ۱۱۴، اور نمبر ۴۶۲ پر بھی موجود ہے۔

اس عبارت میں رافضیوں (شیعوں) اور خارجیوں دونوں کی طرف روئے سخن ہے، خارجی حضرت علی کو اصل مقام سے گرا کر ہلاک اور رافضی آپ کو صحیح منصب سے بڑھا کر تباہ و برباد ہیں۔

فائدہ...... نہج البلاغہ مترجم مطبوعہ غلام علی اینڈ سنز لاہور کے ص ۴۳۱ کے حاشیہ میں لکھا ہے: یعنی وہ لوگ جو فوراً اعتقاد سے آپ کو خدا، یا پیغمبر سمجھنے لگیں، دوسرے وہ دشمن جو کافر کہتے نہ ہچکچائیں گے، جیسے خارجی (م،و،ن، تہران)

چونکہ فی الحال ہمارا موضوع رافضیوں، شیعوں کی حقیقت بتلانا ہے، اس لیئے ہماری گذارش ہے کہ ایک بار پھر اوپر والی عبارت کو پڑھ لیں، تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دیر نہ لگے کہ حضرت علی کی محبت کا نام لے کر اصل مقام سے بڑھانے والے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، خلفائے ثلاثہ سے افضل بتانے والے، نبیوں سے بھی زیادہ فضیلت والا قرار دینے والے، حتی کہ انہیں رب السموات والارض کہنے والے شیعہ رافضی ہیں۔ اور اس عبارت کی روشنی میں یہی نتیجہ نکلتا ہے، کہ یہ رافضی ٹولہ: ہلاک اور تباہ و برباد ہونے والا ہے۔ حق و صداقت سے بہت دور جا چکا ہے۔ اس کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک گمراہ پارٹی ہے۔ شیطان انہیں شکار کر چکا ہے۔ یہ اپنے گندے عقائد کی وجہ سے واجب القتل ہیں۔ اگرچہ علی علی کرتے پھریں، یہ ہرگز ہرگز معافی کے حقدار نہیں ہیں۔ محبت علی کا نعرہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ یہ آپ کے طریقہ کو چھوڑ بیٹھیں ہیں۔ لہٰذا ان کی بارگاہ میں مردود ہیں۔

......حکیم ذاکر حسین شیعہ نے نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۶۸ کی ایک عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

کلام امام ہمام d حضرت نے اپنے منافق اصحاب کی مذمت میں فرمایا

......خدا تمہارے چہروں کو ذلیل و خوار کرے تمہارے نصیب اور مقدر کو پست کر دے تم بد بخت ہو جاؤ کیا تم حق کو اتنا بھی نہیں جانتے جتنا کہ باطل کو پہچانتے ہو؟ کیا تم ابطال باطل میں اتنی کوشش بھی نہیں کر سکتے جتنی کہ حق کو چھپانے کیلئے عمل میں لاتے ہو۔

نیرنگ فصاحت ص ۶۳، ۶۴۔ نیز مترجم نہج البلاغہ ص ۲۶۸ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیعہ انتہائی اسلام دشمن اور ذلیل و خوار قوم ہے، یہ بد بخت لوگ حق سے ناواقف اور باطل کو زیادہ پہچاننے والے ہیں، یہ منافق و دغا باز ٹولہ اتنا حق بیان نہیں کرتا جتنا کہ باطل نظریات کو عام کرنے کی کوشش میں مبتلا ہے۔ صحابہ کرام j کو گالیاں دینے والے اس گروہ کو مولا علی h کے ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے جو انہیں ذلیل و خوار، بد بخت، بد نصیب، حق کے باغی اور باطل کے دوست بتا رہے ہیں

......ایک موقع پر حضرت علی نے فرمایا:

''......تم میرے حق کی جانب آنے میں دیر کرتے ہو......میں نے تمہیں جہاد کی دعوت دی، لیکن تم نے وہ دعوت قبول نہ کی، میں نے تمہیں سنایا، لیکن تم نے نہ سنا،

میں نے خفیہ اور علانیہ تم کو دعوت دی، لیکن تم نے سنی اَن سنی کر دی، میں نے تمہیں نصیحت کی لیکن تم نے اسے قبول نہ کیا......میں تم پر احکام الٰہی کی تلاوت کرتا ہوں، لیکن تم ان سے بھاگتے ہو۔ بخدا میں اسے پسند کرتا ہوں کہ معاویہ تمہیں مجھ سے بدل لے، جس طرح (صراف) درہم کو دینار سے بدلتے ہیں، مجھ سے تمہارے دس (نفر) لے لے اور شام والوں میں سے ایک آدمی مجھے دیدے۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۹۶)

......مترجم نہج البلاغہ ص ۳۵۳ کا حاشیہ یوں ہے:

''مطلب یہ کہ تم کان دھر کر بات نہیں سنتے اور کبھی کلمۂ حق سننے کیلئے مجتمع بھی ہوتے ہو، تو ایادی سبا کی طرح متفرق ہو جاتے ہو''۔

یہ عبارت شیعوں کی منافقانہ روش، مکارانہ انداز اور عیارانہ طریقہ کار کو روز روشن کی طرح واضح کر رہی ہے۔ اس بے وفا، دنیا پرست اور خود غرض فرقہ نے جہاد اور احکام الٰہی کا بھی انکار کیا اور حضرت علی کو اس قدر دکھ پہنچایا کہ وہ ایک کے بدلے دس دس شیعہ دینے پر آمادہ تھے۔

......اسی خطبہ میں یہ جملے بھی ہیں:

''اے اہل کوفہ! تین چیزوں سے (جو تم میں پائی جاتی ہیں) اور دو چیزوں سے (جو تم میں نہیں پائی جاتیں) میں غم و اندوہ میں مبتلا ہوں، (وہ تین چیزیں جو تم میں پائی جاتی ہیں (ان میں سے پہلی تو یہ ہے کہ) تم کان رکھتے ہو، مگر بہرے ہو، (دوسرے) گویا ہو لیکن گونگے ہو، (تیسرے) آنکھیں ہیں تمہارے پاس، لیکن اندھے ہو، (اور وہ دو چیزیں جو تم میں نہیں ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ) میدانِ کارزار میں (مردان آزاد کی طرح) ثبات قدم کا جوہر تم میں نہیں ہے، اور (دوسرے) بلا اور مصیبت کے وقت تم قابل اعتماد (ساتھی اور) بھائی نہیں ثابت ہوتے، تمہارے ہاتھ خاک میں ملیں''۔ یہ صفت قرآن نے منافقوں کی بیان کی ہے کہ وہ گونگے، اندھے اور بہرے ہیں۔

......مترجم نہج البلاغہ نمبر ص ۳۵۴ کے حاشیہ میں ہے:

''یعنی نہ حق سنتے ہو نہ حق کہتے ہو نہ حق دیکھتے ہو......کیا اس سے بڑی کوتاہی ہوسکتی ہے کسی میں؟''۔ اب سوچیئے! جو قوم حضرت علی h کیساتھ وفادار اور مخلص

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں، وہ کسی اور کیساتھ مخلص کیسے ہو سکتی ہے؟

☜......ایک جملہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

''اور رذیل لوگوں سے تم بھاگ نکلے'' (نیرنگ فصاحت ص ۱۱۶) یعنی شیعہ فراری ٹولہ ہے مردِ میداں نہیں۔

☜......ایک جملہ کا ترجمہ یوں ہے:

''نہ تم میں عقل ہے نہ ادراک'' (ایضاً ص ۱۱۷) گویا بدہوا اور بدعقل ہیں۔

......ایک خطاب میں یہ جملے ہیں:

''تم لوگ طعن کرنے والے ہو، عیب لگانے والے ہو، حق سے منہ پھیرنے والے ہو اور نہایت ہی ڈرپوک اور بزدل ہو'' (ایضاً ص ۱۳۴) یاد رہے شیعوں پر یہ تبصرہ مولا علی h کر رہے ہیں جن کی محبت کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے

......ایک مرتبہ یہ جملہ بھی فرمایا:

''تم تو میری نافرمانی کے درد میں گرفتار ہو'' (ایضاً ص ۱۳۵) شیعہ حضرت علی h کے نافرمان ہیں انہیں نافرمانی کی درد اٹھتا ہے۔

......مزید کہا: ''آہ! تم لوگ بھی ایسے نہیں ہو کہ تمہارے عہد و پیمان کا اعتبار کیا جائے'' (ایضاً ص ۱۴۱) شیعہ بے وفا اور بے اعتبار ہیں۔

......اتباع حق سے بھاگنے کے سبب حضرت علی شیعوں کو نافرمان گدھوں سے تشبیہ دیتے ہیں (احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۴۶۹) شیعہ انسان نہیں، جانور اور نافرمان گدھے ہیں۔

......آپ نے فرمایا: ''شیعو! تم مجھے کذاب سمجھتے ہو اس لیئے میں اللہ سے تم سے جدا ہونے کی دعا کرتا ہوں (ایضاً ج ۱ ص ۴۱۱، ۴۱۲) شیعہ بہتان باز اور حضرت علی کو کذاب کہتے ہیں

......فرمایا: میری تمنا ہے کہ میرے اور شیعوں کے درمیان کوئی پہچان نہ ہو، انہوں نے میرا دل جلایا ہے (ایضاً ج ۱ ص ۴۱۲) حضرت علی h کو ستانے والے شیعہ ہیں۔

......حضرت علی h نے امام حسن h کو وصیت فرمائی تھی:

''اے فرزند جب میں دنیا سے مفارقت کروں، اور میرا اصحاب تم سے موافق

نہ رہیں، اس وقت خانہ نشین رہنا۔ (جلاء العیون ج ۱ ص ۲۹۶ مترجم)

معلوم ہوا کہ حضرت علی h کو یقین تھا کہ شیعہ پر کوئی اعتبار نہیں، یہ بدبخت محبت اہل بیت کہلا کر بھی اُن کے نافرمان ہیں۔

حضرت امام حسن h (۵۰ھ) کے فیصلے:

......آپ نے فرمایا: ''خدا کی قسم! میرے خیال میں امیر معاویہ ان لوگوں (شیعوں) سے میرے حق میں کہیں بہتر ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو خود کو شیعانِ علی کہلاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں، حالانکہ انہیں لوگوں نے مجھے قتل کرنا چاہا اور انہیں لوگوں نے میرا سامان لوٹا اور میرا مال چھینا۔

(ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۲۱۳، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۰، جلاء العیون ج ۱ ص ۲۶۱)

......''امام حسن نے (اپنے لشکر سے) فرمایا اگر سچ کہتے ہو تو بجانب نخیلہ جہاں میرا لشکر ہے جاؤ اور مجھے معلوم ہے اپنے قول پر وفا نہ کرو گے جس طرح اس سے وفا نہ کی جو مجھ سے بہتر تھا اور میں تمہارے کہنے پر کیونکر اعتماد کروں، حالانکہ میں نے دیکھا ہے جو تم نے میرے پدر کے ہمراہ سلوک کیا یہ فرما کر منبر سے نیچے تشریف لائے اور سوار ہو کر متوجہ لشکر گاہ ہوئے جب وہاں پہونچے، جن لوگوں نے اظہار اطاعت کیا تھا اکثر نے اپنے قول پر وفا نہ کی، اور حاضر نہ ہوئے۔ پس وہاں امام حسن نے خطبہ پڑھا، اور فرمایا: مجھے فریب دیا جس طرح تم نے مجھ سے بہتر کو فریب دیا۔ (جلاء العیون مترجم ج ۱ ص ۳۶۸)

یعنی شیعہ فرقہ اہلبیت کی محبت کا جھوٹا دعویدار ہے درحقیقت غدار، نافرمان، بے وفا اور فریبی ٹولہ ہے انہوں نے پہلے حضرت علی h اور بعد میں امام حسن h سے فریب کیا

......(امام حسن نے فرمایا) اور میں نے مکرر تم سے کہا، کہ تمہارے عہد کو وفا نہیں، اور تم سب بندۂ دنیا ہو......اور فرمایا: میں نے تم سے مکرر کہا، کہ تم لوگ باوفا نہیں ہو (جلاء العیون ج ۱ ص ۳۶۹ مترجم) دیکھ رہے ہیں آپ! حضرت امام صرف ایک آدھ شیعہ کی بات نہیں کر رہے ہے بلکہ فرماتے ہیں کہ یہ سارے کے سارے دنیا پرست اور بدعہد ہیں۔

......مزید ملاحظہ ہو! ''حضرت نے وہاں سے کوچ کیا اور ساباط مدائن کی طرف

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف لے گئے۔اور وہاں پہنچ کر چاہا اپنے اصحاب کا امتحان کریں اور ان کے کفرو نفاق اور بے وفائی کو لوگوں پر ظاہر کریں......پس سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور اسباب امام حسن کو لوٹ لیا، یہاں تک کہ جانماز حضرت کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لی، اور ردا دوش مبارک سے اتاری۔(ایضاً)

معلوم ہوا کہ شیعہ اہلبیت کے دشمن اور ان پر ظلم کرنے والے ہیں، درحقیقت یہ اپنے سینوں میں کفر، منافقت اور بے وفائی لیئے ہوئے ہیں۔

0......پھر اتمام حجت کیلئے فرمایا:

میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مکار ہو......اور فرمایا: مجھے اس گروہ سے تعجب ہے جو نہ حیا رکھتے ہیں اور نہ ایمان، تم پروائے ہو......میں تمہارے لئے چاہتا تھا کہ دین حق کو برپا کروں مگر تم نے میری مدد نہ کی ......اے بندگان دنیا تم پر نفرین ہو۔اور جلد اپنے اعمال وبال میں گرفتار ہوگے۔(ایضاً ص ۳۷۱،۳۷۰)

کیا اب بھی کوئی شبہ رہ گیا ہے شیعوں کے مکار، بے حیا، بے ایمان اور ائمہ اہلبیت کے غدار ہونے میں؟ ہرگز نہیں۔

1......آپ فرماتے ہیں:

امت نے مجھے بھی چھوڑ دیا اور میری نصرت ویاوری نہ کی......ہم نے کوئی ناصرو یاور نہ پایا۔(ص ۳۷۷)

چونکہ یہ شیعہ کی لکھی ہوئی عبارت ہے، ان کے نظر میں اصل امت صرف شیعہ پارٹی ہے تو ثابت ہوگیا کہ یہ ٹولہ اہلبیت کو چھوڑ بیٹھا ہے، انہوں نے اہلبیت کی کوئی حمایت نہیں کی، وہ اس گروہ سے ہمیشہ نالاں رہے ہیں۔

2......ملا باقر مجلسی کی ایک عبارت مزید دیکھ لیں، جس کا ترجمہ عبدالحسین شیعہ نے یوں لکھا ہے:

”حضرت نے فرمایا: قسم بخدا اس جماعت سے میرے لیے معاویہ بہتر ہے یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم شیعہ ہیں اور میرا ارادہ قتل کیا، میرا مال لوٹ لیا، قسم بخدا اگر معاویہ سے میں عہد لوں اور اپنا خون حفظ کروں، اور اپنے اہل وعیال میں سے بے خوف

ہو جاؤں، اس سے بہتر ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کریں اور میرے اہل وعیال وعزیز قریب ضائع ہو جائیں۔قسم بخدا اگر میں معاویہ سے جنگ کروں، یہی لوگ مجھے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر معاویہ کو دے دیں۔(مترجم جلاء العیون ج ۲ ص ۳۷۹)

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ یہ وہی امیر معاویہ h ہیں، جن کو یہ بدبخت اور خبیث، بے ایمان شیعہ، کافر کہتے پھرتے ہیں، حضرت امام حسن h اپنے شیعوں کی غداری، منافقت اور بے اعتمادی کی وجہ سے ان سے حضرت معاویہ کو بہتر قرار دے رہے ہیں اور ان پر اتنا اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے کیئے ہوئے وعدہ کی پاسداری کرتے ہوئے ہمارے مال، عزت اور خون کی حفاظت کریں گے، جبکہ یہ شیعہ اتنے ظالم وبے غیرت ہیں کہ میرا مال واسباب بھی لوٹ رہے ہیں اور موقع پا کر مجھے امیر معاویہ کی فوج کے سپرد کر دیں گے تا کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں۔اب سوچیئے !اگر بقول شیعہ کے حضرت امیر معاویہ h معاذ اللہ معاذ اللہ کافر ہیں تو یہ ٹولہ کافروں سے بھی بدتر ہے، کیونکہ امام حسن h حضرت معاویہ h کو شیعوں سے بہرحال بہتر قرار دے رہے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے حضرت امیر معاویہ h پکے سچے مسلمان، صحابی رسول، کاتب وحی اور امیر المؤمنین ہیں، ان کے ایمان کی گواہی خود مولا علی نے دے رکھی ہے اور حضرت امام حسن نے ان کے ہاتھ پر بیعت بھی کی ہے ملاحظہ ہو! نہج البلاغہ حصہ دوم رقعہ نمبر ۵۸، مترجم ص ۸۲۲، نیرنگ فصاحت ص ۳۶۳، الاخبار الطوال ص ۲۲۰، رجال کشی ج ۲ ص ۳۲۵، جلاء العیون ص ۲۶۰ فارسی، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۹، منتقل ابی مخنف ص ۲۶، ۳، کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۷۱، فیض الاسلام ص۔

شیعہ نے یہاں بھی اہلبیت کرام کی بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کیا ہے ایک طرف حضرت معاویہ h کو کافر کہتے ہیں اور دوسری طرف لکھتے ہیں کہ حضرت علی انہیں مؤمن کہتے اور حضرت امام حسن ان کی بیعت کرتے ہیں۔تو بتایا جائے کہ کیا انہوں نے ایک کافر کی بیعت کر لی تھی۔العیاذ باللہ، استغفر اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

3......باقر مجلسی کہتا ہے کہ کلینی نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے (اس میں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ) پس سب شیعوں نے بھی امام حسن سے اسی طرح خیانت کی۔

(جلاء العیون مترجم ص۳۸۱)

معلوم ہوا کہ شیعہ مردود اور خائن گروپ ہے۔

4...... کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ...... حضرت نے فرمایا: قسم بخدا میں نے کوئی ناصر و یاور نہ پایا...... اور جان لیا کہ یہ لوگ میرے کام نہ آئیں گے اور ان کے عہد و پیمان پر وفا اور ان کے گفتار پر اعتماد نہیں۔ (ایضاً ص۳۹۱) دوپہر کے اجالے کی طرح شیعوں کا ناکارہ، بدعہد، بے وفا اور منافقانہ رویہ اجاگر ہو چکا ہے۔

5...... مجلسی لکھتا ہے:

شیخ کشی نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ایک روز امام حسن اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھے تھے۔ ناگاہ ایک سوار آیا...... اس نے کہا: اے ذلیل کنندہ مومناں السلام علیکم (اے مومنوں کو ذلیل خوار کرنے والے تم پر سلام ہو!)...... پھر فرمایا تو میرے پاس کس لیے آیا۔ اس نے کہا، میں آپ کو دوست رکھتا ہوں، حضرت نے کہا، قسم بخدا اس لیے تو نہیں آیا، اس نے کہا، قسم بخدا اسی لیئے آیا ہوں، حضرت نے فرمایا، قسم بخدا مجھے کوئی شخص دوست نہیں رکھتا۔ (ایضاً ص۳۸۰)

گویا آپ نے اس کی قسموں کا بھی اعتبار نہیں کیا، معلوم ہوا کہ شیعوں کی محبت کے دعوے جھوٹے ہیں، یہ قسم اٹھا اٹھا کر بھی ایسے دعوے کرتے رہیں، پھر بھی ہرگز ہرگز قبول نہیں، ائمہ اہلبیت نے انہیں ٹھکرا دیا، ان کی محبت کو رد کر دیا اور ان کے قول و اقرار پر کوئی یقین نہیں، دعوے محبت کے کرتے ہیں لیکن ان کی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں، یہ غدار، منافق، بے ایمان اور اہلبیت کے بے ادب اور گستاخ ہیں۔

امام حسین h (۶۱ھ) کے فیصلے:

حضرت سیدنا و مولانا، امام عالی مقام، امام حسین h کو کوفے بلا کر انہیں شہید کرنے والے غدار شیعہ تھے، جنہوں نے حضرت امام کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا، ان کی بیعت توڑ دی اور یزید کے لشکر میں جا ملے، حقائق درج ذیل ہیں۔

آیئے! پہلے یہ جان لیں کہ حضرت امام کو خط لکھنے والے کون تھے؟

...... ملاں باقر مجلسی نے ''مضمون خط سلیمان صرد خزاعی کوفی اور دیگر اہل کوفہ'' کا عنوان جما کر لکھا ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ نامہ سلیمان بن صرد خزاعی و مسیب بن نخبہ و رفاعہ بن شداد و حبیب ابن مظاہر از جمیع شیعیان و مومنین و مسلمین اہل کوفہ کی جانب سے بخدمت امام حسین بن علی بن ابی طالب ہے آپ پر سلام خدا ہو''۔

(جلاء العیون ج۲ ص۱۸۸ مترجم)

...... پھر ''کثرت خطوط اہل کوفہ'' کے تحت لکھا ہے:

یہ خط عبداللہ بن مسمع ہمانی اور عبداللہ بن دال کے ہاتھ بخدمت امام حسین روانہ کیا...... ڈیڑھ سو خطوط جو اہل کوفہ نے لکھے تھے...... اور پھر دو روز کے بعد تین چار بلکہ زیادہ لوگوں نے ایک خط لکھا...... اور خط میں لکھا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ عریضہ شیعوں اور ذرویوں و مخلصوں کی طرف سے خدمت امام حسین بن علی بن ابی طالب ہے''۔ (ایضاً ص۱۸۹)

...... امام حسین نے فرمایا: اہل کوفہ نے مجھے خطوط لکھے اور مجھے بلایا ہے۔

(ج۲ ص۲۱۰)

...... ملا باقر لکھتا ہے:

بارہ ہزار خطوط کوفہ سے آ گئے، حضرت نے ان کے آخری خط کا جواب لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ خط حسین بن علی کا شیعوں مومنوں مسلمانوں اہل کوفہ کی طرف ہے (ایضاً ص۱۹۰)

...... پھر حضرت امام مسلم کی کوفہ آمد کے ضمن میں لکھا ہے:

جب شیعہ بہت حضرت مسلم پاس جمع ہو گئے۔ (ایضاً ص۱۹۳)

...... مزید لکھا: اور شیعان کوفہ مسلم بن عقیل سے امام حسین کی بیعت کرتے ہیں۔

(ایضاً ص۱۹۳)

...... پھر لکھتا ہے: بعد اس کے شیعان آنحضرت پوشیدہ ان کی خدمت میں جا کے ان سے بیعت کرتے تھے، حضرت مسلم جس سے بیعت لیتے تھے اسے قسم دیتے کہ افشائے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راز نہ کرے اور بیعت کو مخالفوں سے پوشیدہ رکھے۔(ایضاً ص۱۹۶)

......معقل شامی کے بارے میں لکھا ہے:

وہ مکار ہر روز خدمت حضرت مسلم میں جاتا اور راز ہائے شیعان اہلبیت پر مطلع ہو کے ابن زیاد شقی سے خبریں بیان کرتا تھا۔(ایضاً ص۱۹۷) اس ملعون کو روز ہائے واسرار ہائے شیعان اہلبیت پر مطلع کیا ہے۔(ص۱۹۸)

......اہل کوفہ نے لکھا ہے:

بہت جلد آپ شیعوں تک پہنچ جائیے۔(ایضاً ج۲ص۲۱۱)

......امام حسین نے ایک موقع پر کہا:

''اے شیث بن الصبی اے حجاز بن الحبر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث تم نے مجھکو خطوط نہیں لکھے''۔(جلاء العیون ج۲ص۲۳۴)

ان عبارات سے واضح تر ہوگیا کہ امام حسین h کو خط لکھ کر کوفہ بلانے والے شیعہ تھے، اب سنئیے! ان بے وفاؤں، غداروں، مکاروں اور فریب کاروں نے اہلبیت سے کیا سلوک کیا۔

......اسی ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے:

''اہل کوفہ کی حضرت مسلم سے بیوفائی''......(وہ) متفرق ہوگئے، جب شام ہوئی تیس آدمیوں سے زیادہ حضرت مسلم کے ہمراہ نہ تھے جب حضرت مسلم نے یہ کیفیت دیکھی، غدر و مکر اہالیان کوفہ سے مطلع ہوئے، اور مسجد میں جا کر نماز مغرب ادا فرمائی، جب نماز سے فارغ ہوئے، فقط دس آدمی آپ کے ہمراہ رہ گئے۔ چاہا مسجد سے نکلیں جب دروازہ کندہ سے باہر آئے۔ کوئی آپ کے ہمراہ نہ رہا۔(ایضاً ص۲۰۰)

......حضرت امام مسلم کا یہ جملہ نقل کیا ہے:

کہا میں مسلم بن عقیل ہوں، اہل کوفہ نے مجھے فریب دے کر آوارہ وطن کیا عزیز و اقارب سے چھوڑایا، اور میری نصرت نہ کی، بلکہ تنہا چھوڑ دیا۔(ایضاً ۲۰۱)

یعنی خطوط لکھ کر کوفہ بلانے والے شیعہ مکار و غدار نکلے۔

......حضرت مسلم نے کہا:

میں اپنے حال پر نہیں روتا ہوں لیکن امام حسین اور ان کے اصحاب کے حال پر روتا ہوں کہ ان منافقین غدر کے فریب سے اپنے عزیزوں اور شہر سے جدا ہو کے اس طرف آتے ہیں، نہیں معلوم ان پر بھی کیا مصیبت گزرے گی پس ابن اشعث سے متوجہ ہوئے اور کہا ''میں جانتا ہوں تمہارا امان پر اعتماد نہیں ہے اور مجھے قتل کرو گے اب ایک امید تم سے یہ ہے میری جانب سے کسی کو جناب امام حسین کی خدمت میں روانہ کرو کہ آنحضرت مکر و غدر کوفیاں بے وفا سے اس طرف آتے ہیں لہٰذا کہلا بھیجو کہ آپ کا پسر عم عرض کرتا ہے کہ میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا ہوں، آپ مراجعت فرمائیے کہ میں یہاں اسیر ہوگیا ہوں، مترصد قتل ہوں یہ اہل کوفہ وہی لوگ ہیں جن کے نفاق سے آپ کے پدر بزرگوار پریشان ہوگئے آرزوئے مرگ کرتے تھے(ایضاً ص۲۰۲)

یعنی یہ لوگ آج ہی اہلبیت سے دھوکہ وفریب نہیں کررہے بلکہ ہمیشہ سے اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ انہوں نے حضرت علی کو اتنا ستایا، ان سے اس قدر مکر و فریب کیا کہ وہ ان سے تنگ آکر مرنے کی آرزو کرتے تھے۔ گویا شیعہ حضرت علی کے غدار، امام حسن کے غدار امام حسین کے غدار اور حضرت مسلم بن عقیل کے غدار بلکہ سب اہلبیت کے غدار اور دشمن ہیں۔

......حضرت مسلم بن عقیل h کی آخری وصیتوں کے ضمن میں لکھا ہے:

......وصیت تیسری۔ یہ ہے کہ امام حسین کو اس مضمون کا خط لکھ کر کوفیوں نے مجھ سے بے وفائی کی اور آپ کے پسر عم کی نصرت و یاوری نہ کی ان کے وعدوں پر اعتماد نہیں ہے آپ اس طرف نہ آئیں(ص۲۰۴)

یہاں بھی شیعوں کی غداری کا ذکر کر کے ان کی حقیقت کھول دی ہے

......جب شہادت کیلیئے امام مسلم کو چھت پر لے جارہے تھے، آپ اس وقت یہ دعا مانگ رہے تھے: خداوند تو مجھ میں اور اس گروہ میں حکم کر، جنہوں نے مجھے فریب دیا، اور مجھ سے جھوٹ بولے اور اپنے وعدوں پر وفا نہ کی۔(ایضاً ص۲۰۴)

یعنی یہ شیعہ فریب کار، دغاباز، بدنہاد اور جھوٹے ہیں۔ ان پر کوئی اعتماد و یقین نہیں ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ امام مسلم سے غداری دراصل امام حسین سے دھوکہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیونکہ انہیں آپ نے ہی نمائندہ بنا کر بھیجا تھا۔

☜......فرزدق شاعر نے امام حسین سے کہا: ان کے دل آپ کی طرف اور تلواریں بجانب بنی امیہ ہیں...... حضرت نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ (ایضاً ص ۲۰۸)

......مقام زبالہ پر جب امام حسین کو حضرت مسلم کی شہادت کی خبر موصول ہوئی۔ پس ''امام حسین نے اپنے اصحاب کو جمع کیا۔ اور فرمایا: خبر پہونچی کہ مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطیر کو شہید کیا ہے اور ہمارے شیعوں نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔ (ایضاً ج ۲ ص ۲۱۴) غدار، غدار شیعہ غدار۔

......مقام اشراف پر آپ نے ایک خطبہ میں فرمایا:

ایھا الناس میں تمہاری طرف نہیں آیا، مگر جبکہ متواتر تمہارے خطوط اور تمہارے قاصد پیاپے میرے پاس پہونچے، تم نے لکھا، کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے کہ ہمارا امام وپیشوا کوئی نہیں ہے۔ شائد خدا ہم کو اور آپ کو حق وہدایت پر متفق کرے۔ اگر تم اپنے عہد وگفتار پر برقرار ہو مجھ سے پیان وعہد تازہ کر کے دل میرا مطمئن کرو، اور اگر اپنے گفتار سے پھر گئے ہو اور عہد وپیان کو شکستہ کر دیا ہے اور میرے آنے سے بیزار ہو۔ میں اپنے وطن واپس جاتا ہوں۔ ان کا مکاران وغداران بیوفا نے کچھ جواب نہ دیا۔ (ایضاً ص ۲۱۵)

یہاں بھی شیعوں کا مکروفریب اور غدار وبے وفائی کا بیان ہے۔

......میدان کربلا میں حضرت امام حسین نے ایک خطبہ دیا، جس کے یہ جملے قابل توجہ ہیں:

''اے گروہ اشرار تمہیں دنیائے غدار فریب نہ دے...... پہلے تم نے اس کی فرمانبرداری کا اقرار کیا، اور بظاہر اس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور آپ ہی اسی پیغمبر کی ذریت وعترت کو قتل کرنے پر جمع ہوئے ہو شیطان تم پر غالب ہوا ہے۔ اور اس نے یاد خدا تمہارے دلوں سے محو کر دی ہے تم پر اور تمہارے ارادہ پر لعنت ہو۔ اے بیوفایان جفا کاران خدا تم پروائے ہو۔ تم نے ہنگام اضطراب واضطرار اپنی مدد کو پر مجھے بلایا، اور جب میں نے تمہارا کہنا قبول کیا، اور تمہاری نصرت وہدایت کرنے کو آیا۔ اس وقت تم نے

شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی، اپنے دشمنوں کی تم نے یاوری ومددگاری کی اور اپنے دوستوں سے دستبرداری کر کے دشمنوں سے مل گئے...... اے گمراہانِ امت، ترک کنندگان کتاب ومتفرقان خراب وپیروانِ شیطان وترک کنندگان سنتہائے پیغمبر آخرالزمان وکشتگان وہلاک کنندگان اولاد وعترت واوصیائے پیغمبران والحاق کنندگان اولاد زناں بغیر پدراں وایذا رسانند مومناں ویاوری کنندہ ظالماں تم پروائے ہو، اور تم پر نفرین ہو کہ فرزند حرب کی نصرت ویاری کرتے اور فرزندان پیغمبر کو ان کی خاطر قتل کرتے ہو، تم میں بے وفائی وترک نصرت ائمہ وپیشوایان دین خدا شائع ہو گئی۔ اور خورد وکلاں کے ذہن میں راسخ ہو گیا تمہارے دلوں میں ریشہ دوانی کر دی ہے ان ظالموں پر لعنت خدا ہو جو اپنے عہدہ پیان کو بعد ازاں کہ موکد کر چکے اور اب فسخ کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۳۳)

اس عبارت کو ایک بار پھر پڑھ لیں، صحابہ پر تبرا بازی اور زبان درازی کرنے والوں کو حضرت امام حسین نے خوب بے نقاب کر دیا ہے، یہ اسی زیادتی کا اہلبیت کی طرف سے شیعوں کو جواب ہی سمجھیں۔ اس میں حضرت امام نے شیعوں کو ساری امت میں سب سے زیادہ گمراہی، قرآن کے تارک، شیطان کے پیروکار، سنتوں کے غدار، پیغمبروں کی اولاد کے قاتل، زنا کی اولاد پیدا کرنے والے، ایمان والوں کو تکلیف دینے والے، ظالموں کے مددگار، بے وفا، وعدوں کو توڑنے والے اور لعنتی قرار دیا ہے۔

☺......ایک مرتبہ امام حسین h نے صاف لفظوں میں فرمایا: ہمارے شیعوں نے ہمیں خوار کیا۔ (خلاصۃ المصائب ص ۴۹)

سیدہ زینب k کا فیصلہ:

حضرت امام حسین h کی ہمشیرہ سیدہ زینب k نے فرمایا:

اے اہل کوفہ اے اہل مکر وغدار وحیلہ تم ہم پر گریہ کرتے ہو، اور خود تم نے ہم کو قتل کیا ہے...... تم ہم پر گریہ ونالہ کرتے ہو، حالانکہ خود تم نے ہی نے ہم کو قتل کیا ہے...... تم پر لعنت خدا ہو، تم نے وہ گناہ کیا، جس سے رحمت خدا سے ناامید ہو گئے اور گناہگار دنیا وآخرت ہو کے مستحق غضب الٰہی ہوئے۔ اور اپنے لیے ذلت وخسران مول لیا، تمہارے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ ہاتھ قطع کیے جائیں اے اہل کوفہ تم پر وائے ہو۔ (جلاء العیون ج ۲ ص ۲۷۰)

سیدہ فاطمہ k کا فیصلہ:

حضرت امام حسین h کی لخت جگر سیدہ فاطمہ k فرماتی ہیں:

اے اہل کوفہ اے اہل غدر و مکر و تکبر وحیلہ......تم نے ہماری تکذیب کی اور کافر سمجھا، اور ہم پر قتال کرنا حلال سمجھے اور ہمارے مال کو غارت کیا......کل کے روز تم نے ہمارے پدر بزرگوار کو قتل کیا اور بسبب کینہ ہائے دیرینہ ہر وقت ہم اہلبیت کا خون تمہاری تلواروں سے ٹپکتا رہا، اور ہمارے قتل کرنے سے تمہارے دل شاد ہوئے اور بہت جلد تم اپنے جزائے اعمال کو پہنچو گے، خدا ہمارے اور تمہارے درمیان حکم کرے گا، تم ہماری خونریزی اور ہمارے مال لوٹ لینے سے خوش نہ ہو......وائے ہو تم پر لعنت اور عذاب خدا کے منتظر رہو۔ (ج ۲ ص ۲۷۲)

آپ نے بھی شیعوں کو اہلبیت کا قاتل، بلکہ اہلبیت کو کافر کہنے والے، پرانے اہلبیت کے دشمن اور لعنتی کہا ہے۔

سیدہ ام کلثوم k کا فیصلہ:

حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ k کی لخت جگر سیدہ ام کلثوم k نے فرمایا:

اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں، تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسین کو بلایا اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال واسباب ان کا لوٹ لیا اور ان کے پردگیاں عصمت وطہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر لعنت ہو تم پر۔ (ایضاً ص ۲۷۳)

آپ نے بھی شیعوں کو اہلبیت کا قاتل اور ظالم قرار دے کو لعنت کی دعا کی ہے۔

حضرت امام زین العابدین h (۹۴ھ) کا فیصلہ:

حضرت امام حسین کے نور نظر، اسیر کربلا حضرت امام زین العابدین کا فرمان ہے:

✍......"تم ہم پر گریہ ونوحہ کرتے ہو لیکن بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا ہے"۔
(ایضاً ج ۲ ص ۲۷۰)

یعنی خود ہی قتل کر کے نوحہ شروع کر دیا ہے۔

✍......مزید فرمایا: لھا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں، تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور دل کو فریب دیا، اور ان سے عہد و پیمان کیا اور ان سے بیعت کی، آخر کار ان سے جنگ کی، اور دشمن کو ان پر مسلط کیا، پس لعنت ہو تم پر تم اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی، اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ (ایضاً ج ۲ ص ۲۷۳)

✍......مزید فرمایا:

اے غدار و اے مکارو، مجھ سے بھی وہ سلوک کرو، جو میرے بزرگوں سے کیا، بحق خداوند آسمان ہائے دوار میں تمہارے قول و اقرار پر اعتماد نہیں کرتا، اور کیونکہ تمہارے دروغ بے فروغ کو یقین کروں، حالانکہ میرے زخمہائے دل ہنوز تازہ ہیں میرے پدر اور ان کے اہلبیت کل کے روز تمہارے مکر سے قتل ہوئے۔ (ص ۲۷۴)

دیکھ رہے ہیں آپ! حضرت علی h سے لے کر حضرت زین العابدین h تک تمام اہلبیت شیعوں کو غدار، باغی، اہلبیت کے قاتل، بے اعتماد، جھوٹے، مکار اور دغا باز بتا کر لعنتی اور دوزخی قرار دے رہے ہیں۔

حضرت امام باقر h (۱۱۴ھ) کا فیصلہ:

آپ شیعوں کی مکارانہ اور عیارانہ چالوں کا ذکر یوں کرتے ہیں:

,......"امیر المومنین ہمیشہ ان سے بمقام محاربہ ومجادلہ تھے اور ان سے آزار و مشقت پائے تھے یہاں تک کہ ان کو شہید کیا۔ اور ان کے فرزند امام حسن سے بیعت کی اور بعد بیعت کرنے کے ان سے مکر و غدر کیا اور چاہا ان کو دشمن کو دیں......پس بیس ہزار مردم عراقی نے امام حسین سے بیعت کی، اور جنہوں نے بیعت کی تھی خود انہوں نے تلوار امام حسین پر کھینچی اور ہنوز بیعت ہائے امام حسین ان کی گردنوں میں تھی کہ امام حسین کو شہید کیا، اور بعد ان کے ہمیشہ ہم اہلبیت پر ستم کئے، ہم کو ذلیل کیا۔ (ایضاً ج ۱ ص ۳۸۲)

شیعہ حضرات اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور اپنے انجام کی فکر کریں، طعنے وہ صحابہ کرام کو دیتے ہیں کہ فلاں نے باغ غصب کر لیا، فلاں نے حق چھین لیا اور فلاں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظلم کیا، حالانکہ یہ سارے کام خود شیعہ کر رہے ہیں اور اس بات کو اہلبیت کے جلیل القدر امام سیدنا محمد باقر h بیان فرمار ہے ہیں۔ اگر اہلبیت کے غدار نا قابل معافی ہیں تو شیعہ پہلے اپنی فکر کریں پھر کسی اور کی بات کریں۔

۔......آپ مزید فرماتے ہیں:

خدا کی قسم! اگر میں اپنی بات چھپانے والے تم میں سے تین مومن بھی پاتا تو میں اپنی حدیث تم سے نہ چھپاتا۔ (اصول کافی ص ۴۹۶، مترجم ج ۲ ص ۲۶۶ مطبوعہ کراچی)

یعنی انہیں شیعوں پر اس قدر بے اعتمادی تھی کہ یہ ان کے راز افشا کر دیتے تھے اس لیئے حضرت امام ان سے اپنی حدیثیں چھپاتے تھے۔

امام جعفر صادق h (۱۴۸ھ) کا فیصلہ:

آپ نے فرمایا: اگر میرے شیعہ پورے سترہ ہوتے تو میں جہاد کرتا۔

(اصول کافی ص ۴۹۶، مترجم ج ۲ ص ۲۶۷)

یعنی شیعوں کی غداری کی وجہ سے جہاد بھی نہیں کر پاتا، دعویدار تو ہزاروں ہیں لیکن مخلص سترہ بھی نہیں۔

امام موسیٰ کاظم h کا فیصلہ:

آپ فرماتے ہیں: بے شک اللہ نے شیعوں پر غضب نازل کیا۔

(اصول کافی ص ۱۵۹، مترجم ج ۱ ص ۲۹۷)

حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ h (۸۱ھ) کا فیصلہ:

حضرت علی h کے بیٹے حضرت محمد بن حنفیہ نے امام حسین h سے کہا:

"اے برادر جو کچھ اہل کوفہ نے مکر و غدر آپ کے پدر و برادر کیساتھ کیا آپ جانتے ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ سے بھی ویسا ہی سلوک نہ کریں۔ (ایضاً ج ۲ ص ۲۰۷)

گویا آپ کو بھی شیعوں کے مکار و غدار ہونے کا یقین تھا۔

جناب بریر بن ہمدانی علیہ الرحمہ کا بیان:

حضرت امام حسین h کے ایک جانثار حضرت بریر نے کہا:

'اہل کوفہ تم پر وائے ہو، کہ تم اپنے وہ عہد و پیمان اور وعدے اور خطوط مؤکد بقسم جو تم نے لکھے تھے سب بھول گئے۔ اے بے شرمو تم نے اہل بیت پیغمبر کو لکھا تھا کہ ہمارے شہر میں تشریف لائیے ہم اپنی جانیں آپ پر قربان کریں، اب جبکہ وہ تشریف لائے تو پانی بھی ان کو نہیں دیتے۔ (ایضاً ج ۲ ص ۲۳۱)

معلوم ہوا کہ شیعوں کی اہلبیت سے غداری کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، آشکار عالم ہے۔

دیگر حضرات کے فیصلے:

سطور ذیل میں ہم متعدد فیصلے درج کر رہے ہیں خواہ وہ افراد سادات و اکابر سے ہوں یا ان کے علاوہ، ان کا ذکر اہلسنّت کی کتب میں ہو یا دیگر کتب میں، فیصلہ دینے والے اہلسنّت کے معتبر ہوں یا دیگر حضرات کے۔

دعوت فکر ہے غیرت مند لوگوں کیلئے۔

جلیل القدر تابعی امام شعبی (۱۰۴ھ) کا فیصلہ:

،......آپ نے یہودیوں اور شیعوں کی مشابہت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ (شیعہ) لوگ رغبت اور خوف خداوندی سے اسلام میں داخل نہیں ہوئے، یہ مسلمانوں سے عداوت اور طعنہ زنی کرنے کیلئے مسلمان بنے، تو حضرت علی h نے انہیں آگ سے جلا دیا اور شہروں سے نکال دیا، انہیں میں سے عبداللہ بن سبا (سابق یہودی) ہے، جسے "ساباط" بھیجا اور عبداللہ بن شباب ہے، جسے "جازت" بھیج دیا اور ابوالکروش اور اس کا بیٹا بھی (ایسے نظریات کا حامل تھا) وہ اسلئے کہ رافضیوں کی کاروائی یہودیوں جیسی ہے۔ مثلاً:

یہودی کہتے ہیں: امامت حضرت داؤد (d) کی اولاد کے علاوہ کسی اور کیلئے درست نہیں۔

رافضی کہتے ہیں: امامت حضرت علی (h) کی اولاد کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے صحیح نہیں۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہودی کہتے ہیں: جہاد اس وقت ہوگا جب مسیح دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ (d) آسمان سے اتریں گے۔

رافضی کہتے ہیں: جہاد اس وقت ہوگا جب امام مہدی آئیں گے اور آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا۔

یہودی کہتے ہیں: نماز مغرب کو تب پڑھتے ہیں جب آسمان ستاروں کا اجتماع ایک جال کی شکل میں نظر آتا ہے۔

رافضی: بھی ان کی طرح نماز مغرب اتنی لیٹ ادا کرتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں ستاروں کے چمکنے تک نماز مغرب کو مؤخر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

یہودی: نماز کے وقت قبلہ سے ذرا ٹیڑھے ہوکر کھڑے ہوتے ہیں۔

رافضی: بھی اسی طرح قبلہ کی سمت سیدھے کھڑے نہیں ہوتے۔

یہودی: نماز میں کپڑے لٹکائے رکھتے ہیں۔

رافضی: بھی نماز میں سدل کرتے ہیں (سر یا مونڈھوں پر اس طرح کپڑا اوڑھنا کہ اس کی دونوں طرفیں دائیں بائیں لٹکتی رہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا گذر اس شخص پر ہوا جسنے کپڑا لٹکا رکھا تھا تو آپنے اس پر اسے جمع کردیا۔

یہودی: انہوں نے توارت میں تحریف کی اور رافضی: انہوں نے قرآن کو تبدیل کردیا

یہودی: ہر مسلمان کے خون کو حلال سمجھتے ہیں...... رافضی: بھی یہی خیال کرتے ہیں

یہودی: تین طلاقوں کو بے معنی سمجھتے ہیں...... رافضی: بھی یہی مؤقف رکھتے ہیں

یہودی: عورتوں کی عدت کے قائل نہیں...... (بعض) رافضی بھی اسی کے قائل ہیں

یہودی: حضرت جبریل سے بغض رکھتے ہیں اور کہتے ہیں: فرشتوں میں وہ ہمارے دشمن ہیں...... رافضیوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ حضرت نے غلطی سے وحی محمد رسول اللہ ﷺ کو پہنچادی۔ واضح رہے یہودی اور عیسائی رافضی شیعوں پر دو باتوں میں پھر بھی بہتر ہیں۔

یہودیوں سے پوچھا گیا کہ تمہارے دین میں (حضرت موسیٰ d کے تابعداروں میں) بہتر کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اصحاب موسیٰ d۔ اور رافضیوں سے

پوچھا گیا کہ تمہارے دین میں سب سے زیادہ برے کون لوگ ہیں؟

تو انہوں نے جواب دیا: اصحاب محمد (ﷺ)

اور جب عیسائیوں سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے دین میں بہتر کون لوگ ہیں؟

وہ بولے: حضرت عیسیٰ d کے حواری (ان کے یار)

اور رافضیوں سے پوچھا گیا تمہارے دین میں سب سے برے کون ہیں؟

وہ بولے: محمد (ﷺ) کے حواری (ان کے اصحاب اور یار)

(یہ جواب دے کر وہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر ہوگئے)

ان (ظالموں) کو حکم دیا گیا کہ ان کیلئے استغفار کریں تو انہوں نے انہیں گالیاں دینا شروع کیں، ان پر قیامت تک ننگی تلوار لٹکتی رہے گی، ان کے قدم ثابت نہیں رہیں گے، ان کی رائے پختہ نہ ہوگی اور بات مجتمع نہیں ہوسکتی۔ ان کی دعوت مردود اور جماعت منتشر رہے گی، وہ جب بھی لڑائی کیلئے آگ بھڑکائیں گے اللہ تعالیٰ اسے بجھادے گا۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ج۲ ص ۳۶۶،۳۶۵)

-...... اس مضمون کو ابن تیمیہ نے منہاج السنہ ص ۸۱۷ پر لکھا ہے...... اس میں کچھ باتوں کا اضافہ بھی ہے کہ

یہودی مسلمانوں کو السام علیکم (تم ہلاک ہوجاؤ) کہتے ہیں اور رافضی اہلسنت کو اس طرح کہتے ہیں۔

یہودی جری اور مار ماہی (مچھلی کی قسم) کو حرام کہتے ہیں اور شیعہ بھی اسے حرام قرار دیتے ہیں

یہودی موزہ پر مسح کے قائل نہیں اور شیعہ بھی اسے جائز نہیں سمجھتے

یہودی اپنے قرنوں (سر کے اطراف) پر سجدہ کرتے ہیں اور شیعہ بھی ایسا طرح کرتے ہیں۔

یہودی عورتوں کا مہر نہیں دیتے، متعہ کرتے ہیں اور شیعہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

یہودی اپنی کنیزوں سے عزل (برتھ کنٹرول) جائز نہیں سمجھتے، شیعہ بھی یہی کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہودی خرگوش اور طحال کو حرام کہتے ہیں، شیعہ بھی یہی کہتے ہیں۔

یہودی لحد نہیں بناتے، شیعہ بھی لحد نہیں بناتے، حالانکہ رسول کریم کیلئے لحد بنائی گئی۔

یہودی اونٹ اور بطخ کو حرام کہتے ہیں، شیعہ بھی انہیں حرام کہتے ہیں۔

شیعوں کا ہمیشہ دو نمازیں اکٹھی پڑھنا اور تین وقت کی نماز پڑھنا، یہودیوں کی مشابہت کے سبب سے ہے۔

.......یہ مضمون الغنیۃ لطالبی طریق الحق یعنی غنیۃ الطالبین جزء اول ص ۹۰

الفصل الثانی فی بیان الفرق الضالۃ عن طریق الھدٰی۔

امام ابو جعفر طحاوی (۳۲۱ھ) علیہ الرحمہ کا فیصلہ:

آپ لکھتے ہیں: ہم اصحاب رسول d سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان میں سے کسی کی محبت میں غلو نہیں کرتے۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اس سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے بغض رکھتا ہے، ہم اس سے بھی بغض رکھتے ہیں جو ان کا اچھے انداز میں نام نہیں لیتا ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ انتہائی محبت بھرے انداز سے کرتے ہیں۔ صحابہ کی محبت دین، ایمان اور احسان کی علامت ہے اور ان سے بغض، کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔

(العقیدہ الطحاویہ مع الشرح، عقیدہ نمبر ۵۲۸)

۞......اس کی شرح میں علامہ قاضی صدر الدین علی بن محمد ابن ابی العز (۷۴۶ھ) تحریر کرتے ہیں: پس اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو سب سے بہترین مومن اور نبیوں کے بعد تمام اولیاء کے سردار (صحابہ کرام j) کے متعلق کھوٹ رکھے، بلکہ ان سے تو ایک بات میں یہودی اور عیسائی بہتر ہیں کہ یہودیوں سے کہا گیا تمہارے دین میں بہتر کون ہے، انہوں نے کہا: اصحاب موسیٰ اور عیسائیوں سے پوچھا گیا، تمہارے دین میں بہتر کون ہیں؟ انہوں نے کہا: اصحاب عیسیٰ اور رافضی شیعہ سے دریافت کیا گیا کہ تمہاری ملت میں بدترین کون ہے؟ انہوں نے کہا: اصحاب محمد!۔ انہوں نے صرف چند ایک کو الگ کیا، جن کو الگ کیا، ان سے وہ کئی درجے بہتر ہیں، جن کو یہ گالیاں دیتے ہیں......

اور ہم کسی صحابی سے محبت کرتے ہوئے حد سے نہیں بڑھتے، جیسا کہ شیعہ کرتے ہیں، ہم (شیعوں کی طرح) سرکشوں میں سے نہیں ہوتے......ہم کسی صحابی سے برأت کا اظہار نہیں کرتے جس طرح رافضی کرتے ہیں، ان کے مقامات پر ٹھہراتے ہیں، جس کے وہ (اللہ ورسول کی طرف سے) حقدار ہیں۔ عدل وانصاف سے نہ کہ ذاتی خواہش اور تعصب سے، کیونکہ اس طرح تو بغاوت ہوتی ہے جس سے حد کو توڑنا لازم آتا ہے۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ۵۳۲، ۵۳۱، المکتبۃ السّلفیہ بلاہور)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ (۱۰۱۴ھ) کا فیصلہ:

رافضیوں (شیعوں) کی اصل یہ ہے کہ اس دھرم کو ایک منافق زندیق نے گھڑا، اس کا ارادہ تھا کہ دین اسلام کو باطل اور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر زبان درازی کرنے، جیسا کہ جلیل القدر اہل علم نے اسے ذکر کیا ہے۔

(شرح فقہ اکبر ص ۸۴ مطبوعہ پشاور)

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ (۲۴۱ھ) کا فیصلہ:

آپ کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے اس شخص سے بارے میں پوچھا، جو اصحاب نبی کو گالی دیتا ہے، فرمایا: میں اسے اسلام نہیں سمجھتا۔

(السنۃ للخلال ج ۳ ص ۴۹۳)

۞......امام احمد بن حنبل کا یہ قول بھی ہے کہ جو صحابہ کرام سے جلے وہ کافر ہے۔

(ایضاً ج ۳ ص ۴۳۷، ذکر روافض)

۞......مزید فرمایا: جو شخص تمام صحابہ یا کسی ایک کی کی بھی تنقیص کرتا ہے یا ان پر طعن کرتا ہے یا انہیں عیب دار ظاہر کرنے کی کوشش میں ہے یا کسی ایک کی بھی عیب جوئی کرتا ہے تو وہ بدعتی، رافضی خبیث ہے اللہ تعالیٰ اس کو کوئی فرض ونفل قبول نہیں فرمائے گا۔

(طبقات حنابلہ ج ۱ ص ۳۰ ترجمہ احمد بن جعفر بن یعقوب)

حضرت امام مالک (۱۷۹ھ) اور حضرت امام شافعی (۲۰۴ھ) رحمۃ اللہ علیہما کا فیصلہ:

۞......قرآن مجید کی سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ایک جملہ "لیغیظ بھم الکفار"

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(تاکہ کافر صحابہ j سے جلیں) کے ضمن میں امام مالک فرماتے ہیں:

''آیت کا یہ جملہ ہر اس شخص کو شامل ہے جس کے دل میں اصحاب رسول کا بغض ہو''۔ (تفسیر الخازن ج ۴ ص ۱۷۳) یعنی جو بھی صحابہ کرام j سے بغض و نفرت رکھے گا وہ مسلمان نہیں، کافر ہوگا۔

......علامہ ابن حجر مکی (۹۷۴ھ) نے لکھا ہے:

اس آیت (لیغیظ بھم الکفار، تاکہ کفاران کو دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں جلیں) سے امام مالک نے روافض کے کفر کا مفہوم اخذ کیا ہے، جو آپ کی روایت میں بیان ہوا ہے کیونکہ یہ لوگ صحابہ سے بغض رکھتے ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں) کیونکہ صحابہ کرام کی وجہ سے ان لوگوں کو غصہ آتا ہے اور جو صحابہ کی وجہ سے غضبناک ہو وہ کافر ہے۔ یہ ایک اچھا ماخذ ہے، جس کی شہادت آیت کے ظاہر الفاظ سے ملتی ہے حضرت امام شافعی نے بھی روافض کے کفر میں آپ سے اتفاق کیا ہے۔ اسی طرح ائمہ کی ایک جماعت بھی اس معاملہ میں آپ سے متفق ہے۔

(الصواعق المحرقہ مترجم ص ۶۹۶، عربی ص ۳۶۷، ۳۶۸)

......امام مالک کے فتویٰ کو حضرت قاضی عیاض مالکی (۵۴۴ھ) نے الشفا جزء دوم ص ۴۲ پر نقل کیا ہے۔

......حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۶۴۲ پر امام مالک کا قول درج کیا ہے۔

......ام مالک کا یہ بیان المواھب اللدنیہ ص ۷۰۷، ۷۰۶، ۷۰۵، طبقات الصحابہ، الطبقۃ الثانیہ عشرہ میں بھی موجود ہے۔

......حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ (۱۰۳۴ھ) نے بھی یہ بات مکتوبات، دفتر اول مکتوب نمبر ۲۵۱ پر نقل کیا ہے۔

......علامہ عبد العزیز پرہاروی (۱۲۳۹ھ) نے الناھیۃ عن طعن امیر المؤمنین معاویہ ص ۳۱ پر لکھا ہے۔

......اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی نے مجموعہ رسائل، الرسالۃ الخامسۃ عشرۃ

ص ۳۸ پر درج کیا ہے۔

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ (۵۴۴ھ) کا فیصلہ:

حضرت قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں:

......اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کیساتھ کسی اور شخص کی نبوت کا اقرار کرے یا آپ کے بعد...... جیسے اکثر روافض کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کیساتھ حضرت علی کے رسالت میں شریک ہونے کے قائل ہیں۔ (الشفاء ج ۲ ص ۲۴۶)

......اسی طرح ہم اس شخص کے کافر ہونے پر یقین رکھتے ہیں، جو ایسی بات کہے جس سے ساری امت گمراہ قرار پائے اور تمام صحابہ کرام کی تکفیر تک نوبت پہنچے جیسے روافض میں کمیلیہ گروہ کا قول ہے، اس لیئے کہ وہ نبی کریم کی رحلت کے بعد بربنائے عدم تقدیم علی h تمام امت کو کافر کہتے ہیں اور یہ گروہ حضرت علی کو بھی کافر گردانتا ہے...... امام مالک کے ایک قول کا اشارہ یہ ہے کہ جو شخص صحابہ کی تکفیر کرے اسے قتل کرنے کا حکم دیا جائے...... اس گروہ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (ایضاً ص ۲۴۷، ۲۴۸)

......جو شخص قرآن کا یا اس کے ایک حرف کا انکار کرے یا اس کے کسی حصہ اور جزء میں تغیر و تبدل کا نظریہ رکھے یا اس میں اضافہ مانے وہ کافر ہے۔ (ایضاً ص ۲۵۰)

......اسی طرح ہم ان غالی روافض کی تکفیر پر بھی یقین رکھتے ہیں، جو ائمہ کو نبیوں سے افضل کہتے ہیں۔ (ص ۲۵۱)

......آپ ﷺ کے اہل بیت، ازواج اور صحابہ کرام کو گالی دینا اور ان کی تنقیص کرنا حرام ہے، ایسا شخص ملعون ہے۔ (ص ۲۶۶)

......امام مالک نے کہا: جس نے آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایک کو مثلاً حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن عاص کو گالی دی یا یہی کہا کہ وہ گمراہ تھے اور انہوں نے کفر کیا تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اور اگر اس کے علاوہ کسی اور انداز میں گالی دی جو لوگوں میں مروج ہے تو اسے ذلت آمیز سزا دی جائے گی۔ اور ابن حبیب نے فرمایا: جو شیعہ حضرت عثمان کے بارے میں غلو کرے اور ان پر تبرا کرے تو

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے سخت سزا دی جائے، اور جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بغض میں حد سے گزر جائے تو اسے خوب سخت سزا دی جائے اور بار بار شدید پٹائی کی جائے اور طویل عرصہ تک قید میں رکھا جائے یہاں تک وہ مر جائے۔(ص ۲۶۷)

☆......ابو محمد بن ابی زید از سحنون وغیرہ کا قول لکھ کر امام مالک کا یہ فرمان لکھا کہ جو حضرت ابوبکر کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں اور جو حضرت عائشہ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے، وجہ دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ قرآن کا مخالف ہے......ابن شعبان نے کہا بلاشبہ وہ کافر ہو گیا۔(ص ۲۶۷)

اوپر بیان کی گئی تمام باتیں شیعہ گروہ میں پائی جاتی ہیں، ان کا کفر ایک نہیں بلکہ یہ ٹولہ کئی کفریات کا حامل ہیں۔

حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ (۴۶۵ھ) کا فیصلہ:

,......ہمارے مشہور و معروف صوفی بزرگ، حضرت سیدنا داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ نے بھی شیعوں کو ملحد اور بے دین قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! لکھتے ہیں: میں نے بغداد کے ملحدوں کا ایک ایسا گروہ بھی دیکھا ہے......حلاّجی کہلاتے ہیں، منصور کے بارے میں مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ جس طرح رافضی لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں۔(کشف المحجوب ص ۲۳۲ مترجم)

یعنی رافضی جھوٹی محبت کی آڑ لے کر حضرت علی کی شان میں غلوکاری کرتے ہیں۔

-......مزید لکھتے ہیں: یہاں ہمیں اختلاف ہے ان ملحدوں سے جو یہ کہتے ہیں کہ روح قدیم ہے......اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے۔ جس قدر خلقت اس گمراہی میں مبتلا ہوئی ہے شاید ہی کسی اور گمراہی میں ہوئی ہو، یہ عقیدہ عیسائیوں کا ہے......شیعہ، قرامطہ اور باطنہ کا بھی اسی پر اجماع ہے(ص ۲۶۳)

.......مزید ارشاد فرماتے ہیں: دوسرا گروہ ملحدین کا ہے......کہتے ہیں جب حقیقت بروئے کار ہو تو شریعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ عقیدہ مشبّہین، قرامطہ، شیعہ اور دیگر وسوسہ ڈالنے والے لوگوں کا ہے۔(ص ۵۲۶)

حضرت غوث اعظم جیلانی علیہ الرحمہ (۵۶۱ھ) کا فیصلہ:

شہرہ آفاق ولی اور معتبر ترین بزرگ حضرت غوث پاک فرماتے ہیں:

''شیعہ فرقہ مختلف ناموں سے موسوم ہے، اس کو رافضی، غالیہ، شیعہ، طیارہ بھی کہتے ہیں، اس فرقہ کو شیعہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں اور آپ کو تمام صحابہ کرام سے افضل مانتے ہیں، رافضی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے اکثر صحابہ(j) کو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا......بعض لوگوں نے رافضی کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ جب زید بن علی (امام زین العابدین) نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے مودت کا اظہار کیا اور دونوں بزرگوں سے دوستی کا اعتراف کیا ان (رافضی) لوگوں نے حضرت زید بن علی کو چھوڑ دیا۔ حضرت زید نے فرمایا: ان لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اس لیے ان کو رافضی کہا جائے گا......شیعہ کا ایک فرقہ غالیہ ہے، جو حضرت علی کے بارے میں بہت زیادہ غلو کرتا ہے اور نازیبا باتیں کہتا ہے، حضرت علی کے اندر ربوبیت اور نبوت کی صفات کو تسلیم کرتا ہے......تمام رافضی اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت علی کو خلافت نہ دینے کے باعث سوائے چھ آدمیوں کے تمام صحابہ مرتد ہو گئے اور وہ چھ افراد یہ ہیں، حضرت علی، حضرت عمار، حضرت مقداد بن اسود، حضرت سلمان فارسی اور دو آدمی اور ہیں......رافضیوں کے اقوال یہودیوں سے مشابہت رکھتے ہیں (اس کے بعد امام شعبی کا قول پیش کیا جو کہ گزر چکا ہے)......وہ جھوٹے ہیں، اللہ کرے ہمیشہ تباہ و برباد رہیں۔

(الغنیہ ج ا ص ۸۶ تا ۹۰)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ (۹۷۴ھ) کا فیصلہ:

چند آیات قرآنی لکھ کر فرماتے ہیں: آپ ان آیات پر غور کریں تو آپ ان تمام قبیح باتوں سے نجات حاصل کریں گے جو رافضیوں نے گھڑ کر ان کے سر تھوپی ہیں حالانکہ وہ ان تمام باتوں سے بری ہیں، صحابہ j کے بارے میں اپنے اعتقاد میں ادنیٰ نقص کا شائبہ رکھنے سے بھی اجتناب کریں اور اللہ سے پناہ چاہیں، جو باتیں ان

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں (رافضیوں) نے صحابہ کی طرف منسوب کی ہیں وہ خانہ ساز جھوٹ ہیں، ان باتوں کی کوئی ایسی سند موجود نہیں جس کے رجال معروف و مشہور ہوں وہ تو صرف ان لوگوں کا جھوٹ، حمق، جہل اور خدا تعالیٰ پر کذب وافتراء ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۵۵ مترجم)

......مزید فرماتے ہیں: تمام صحابہ میں سے کسی ایک صحابی کیساتھ اس وجہ سے بغض رکھنا کہ وہ صحابی ہے بلاشبہ کفر ہے۔ (ایضاً ص ۲۶۵ عربی)

امام نووی علیہ الرحمہ (۶۷۶ھ) کا فیصلہ:

شارح مسلم امام شرف الدین نووی نے لکھا ہے: خوب جان لو! صحابہ کرام کو برا کہنا حرام ہے اور بہت بڑی بے حیائی ہے اور ہمارا مذہب اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسے شخص کو کوڑے مارے جائیں اور بعض مالکیہ تو کہتے ہیں اسے قتل کیا جائے گا۔

(نووی بر مسلم ج ۲ ص ۳۰۰)

علامہ ابوزرعہ رازی علیہ الرحمہ (۲۶۴ھ) کا فیصلہ:

امام مسلم کے اجل اساتذہ میں سے علامہ ابوزرعہ فرماتے ہیں:

''جب تو کسی شخص کو اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی کی تنقیص کرتے دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ شخص زندیق ہے، اس لیئے کہ حدیث رسول، قرآن کریم اور جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے سب برحق ہے اور یہ سب صحابہ کرام ہی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ پس جو شخص صحابہ پر جرح کرتا ہے وہ کتاب وسنت کو باطل قرار دیتا ہے اور ایسے شخص پر جرح کرنا اور اس پر ضلالت، زندیقیت اور کذب وفساد کا حکم لگانا زیادہ مناسب ہے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۶۹۸، تاریخ دمشق ج ۳۸ ص ۳۲، الکفایہ ص ۴۶، الاصابہ ج ۱ ص ۱۶۲ مترجم، تہذیب الکمال ج ۱۹ ص ۹۶)

علامہ ابوالقاسم ھبۃ اللہ لالکائی علیہ الرحمہ (۴۱۸ھ) کا فیصلہ:

حافظ لالکائی (جن کے متعلق شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے: لالکائی جو محدثین اہل سنت سے ہوئے ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۹۳ مترجم) نے مختلف عنوانات کے تحت بڑے اہتمام کیساتھ صحابہ کرام کی عظمت ورفعت، تعظیم وتکریم اور ان کی مذمت و بے حرمتی کرنے والوں کے بارے میں تفصیلاً روایات نقل کی ہیں۔

......ایک روایت جناب مہری سے لکھتے ہیں:

میں نے جس رافضی کی تفتیش کی ہے زندیق پایا۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ج ۲ ص ۲۳۱)

......طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں:

اگر میں باوضو نہ ہوتا تو میں تجھے شیعوں کی بعض گھڑی ہوئی بکواسات بتادیتا۔

(ص ۲۳۲)

......ابوالسائب عتبہ بن عبداللہ ہمدانی قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) فرماتے ہیں:

میں ایک روز حسن بن زید داعی کے ہاں طبرستان تھا وہ اون کا لباس پہنتے اور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے، وہ ہر سال بیس ہزار درہم مدینۃ الاسلام بھیجتے جو صحابہ کرام کی کم عمر اولاد میں تقسیم کیا جاتا، ان کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت عائشہ کو برے الفاظ سے یاد کیا (بدچلن کہا) تو انہوں نے فوراً کہا: بیٹا اس کی گردن اڑادو!۔ علویوں نے کہا: یہ آدمی ہمارے شیعوں سے ہے، انہوں نے فرمایا: خدا کی پناہ! یہ شخص نبی کریم ﷺ پر طعن کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: خبیث عورتیں، خبیث مردوں کیلئے اور خبیث مرد، خبیث عورتوں کیلئے الخ (النور: ۲۶) پس اگر حضرت عائشہ خبیث ہیں تو نبی کریم ﷺ...... ہوئے، یہ کافر ہے لہٰذا اس کی گردن اڑادو، انہوں نے اس کی گردن اڑادی اور میں وہاں موجود تھا۔ (ایضاً ص ۲۳۲)

......امام محمد بن زید جو امام حسن بن زید کے بھائی ہیں، ان کے پاس عراق کا ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے واویلا کرنے لگا، اس نے حضرت عائشہ کا برے الفاظ میں ذکر کیا، تو وہ لوہے کا ایک ڈنڈا لے کر اٹھے اور اس کے اور پردے مارا، پس انہوں نے اسے قتل کردیا، ان سے ایک آدمی نے کہا یہ ہمارے شیعوں میں سے ہے اور ہم سے محبت کرتا ہے، فرمایا: اس نے ہمارے نانا حضرت (محمد مصطفےٰ ﷺ) کو برا کہا، تو ایسا قتل کا مستحق ہے، اس لیئے میں نے اسے قتل کردیا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۲)

......امام ابوجعفر محمد بن علی یعنی امام باقر کا فرمان ہے:

وہ گواہی دیتے تھے کہ بے شک ابوبکر، صدیق ہیں اور عمر، فاروق ہیں رضوان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہما جبکہ رافضی اس کے منکر ہیں۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنہ ص ۳۲۳)

☜......علامہ لالکائی نے ایک مستقل باب رافضیوں کے رد میں قائم کیا ہے:

''رافضیوں کی توہین آمیز باتوں کے بارے میں، جو اصحاب رسول ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں اور اسے دین بنا رکھا ہے، ان کے کفر اور جوان کی بے وقوفیاں اور باطل چیزیں منقول ہیں، اس بارے میں مروی روایات کا بیان''۔ (ایضاً ج۲ ص ۳۵۸)

,......اس باب میں لکھا ہے:

جسین بن حسن رافضیوں کے ایک آدمی سے فرماتے تھے خدا کی قسم! اگر میں تجھے قتل کردوں یہ اللہ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ ہے، میں اس سے صرف پڑوس کی وجہ سے رک جاتا ہوں۔ (ایضاً ص ۳۶۰)

-......حضرت علی h نے فرمایا:

آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی، جس کا ایک لقب ہوگا، اسے رافضی کہا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے، انہیں قتل کر ڈالو، وہ مشرک ہیں۔

.......حضرت علی h فرماتے ہیں:

آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا، ان کی یہی پہچان ہوگی، وہ ہمارے شیعہ ہونے کے دعویدار ہوں گے جبکہ وہ ہمارے شیعہ نہیں ہیں، ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کا گالیاں دیں گے، تم انہیں جہاں پاؤ قتل کردو، بلاشبہ وہ مشرک ہیں۔ (ایضاً ص ۳۶۰)

/......ابراہیم بن مغیرہ نے امام سفیان ثوری سے پوچھا:

کیا وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز پڑھے؟

فرمایا: نہیں۔ (ایضاً ص ۳۶۲)

0......حمزہ زیات نے ابواسحاق سبیعی سے پوچھا:

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: تجھے اس کے سوا کوئی نہیں ملتا، کہا ملتا ہے فرمایا: اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ (ایضاً ص ۳۶۲)

1......سفیان بن عیینہ نے ایک آدمی سے پوچھا:

کہاں سے آرہے ہو؟ کہا: فلاں (شیعہ) کے جنازہ سے، فرمایا: میں تجھ سے پورا سال بات نہیں کروں گا، توبہ کر اور دوبارہ ایسا نہ کرنا، میں ایک شخص کو اصحاب رسول کو گالیاں دیتے دیکھوں، پھر اس کا جنازہ پڑھوں؟ (ص ۳۶۲) یعنی یہ ہرگز گوارا نہیں۔

2......احمد بن یونس بیان کرتے ہیں:

میں رافضی کے ہاتھ کا ذبیحہ نہیں کھاتا، کیونکہ وہ میرے نزدیک مرتد ہے۔ (ص ۳۶۳)

امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمہ (۱۲۴ھ) کا فیصلہ:

آپ فرماتے ہیں: میں نے (اپنے زمانے میں) سبائیوں سے زیادہ عیسائیوں سے مشابہ کوئی قوم نہیں دیکھی، راوی امام احمد بن یونس فرماتے ہیں: سبائیوں سے مراد رافضی ہیں۔ (الشریعہ للآجری ص ۹۵۵ برقم ۲۰۲۸)

شیعوں کی یہودیوں سے مشابہت کی تفصیلات تو بیان ہو چکی ہیں، یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ عیسائیوں سے بھی ملتے جلتے ہیں۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (۱۰۵۲ھ) کا فیصلہ:

شیخ محقق لکھتے ہیں: ابن سبا اصل میں یہودی تھا، جو ظاہری طور پر آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا، لیکن دلی طور پر منافق تھا، وہ رافضیوں کا پیشوا بنا، اور اس مذہب کا موجد بنا، تاکہ صحابہ کرام کو برا کہا جائے، وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کہلانے لگا، آپ نے اس کی ایسی ہی باتیں سن کر اسے جلاوطن کر دیا۔ (تکمیل الایمان ص ۱۶۹ مترجم)

❁......مزید لکھتے ہیں:

شیعہ حضرات تو پیغمبران خدا کو بھی تقیہ کی زد میں لے آئے ہیں، اور یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ انبیاء کرام کیلئے خوف کے مقام پر کفر کا اظہار کر دینا بھی جائز ہے۔ پھر ان کی منطق یہاں تک پہنچتی ہے کہ نبی d نے دل میں تو حضرت علی کو ہی امانت کیلئے کہا تھا مگر خوف اور تقیہ سے اس کا اظہار نہ کر سکے۔ جب یہ لوگ اس قسم کے احتمالات کو

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور کی ذات سے منسوب کرنے سے گریز نہیں کرتے تو دوسروں کے معاملات میں کیا کچھ نہیں کہیں گے، اللہ انہیں ذلیل کرے، کیسے جاہل اور اپنے عقائد تباہ کرتے ہیں۔
(ایضاً ص ۱۵۶)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (۱۰۳۴ھ) کا فیصلہ:

آپ فرماتے ہیں: یقین جانیئے کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں سے سب سے براوہ فرقہ ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کیساتھ بغض رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرماتا ہے۔ (یعنی) لیغیظ بھم الکفار (الفتح:۲۹) تاکہ کفار کو ان (اصحاب رسول کریم) کی وجہ سے غصہ میں ڈالے۔ قرآن مجید اور شریعت کی تبلیغ اصحاب کرام ہی نے کی ہے، جب ان پر طعن کیا جائے گا تو قرآن و شریعت پر طعن لازم آئے گا۔
(مکتوبات، دفتر اول مکتوب نمبر ۵۴)

یعنی صحابہ کرام کو برا کہنے والا قرآن اور شریعت کو ٹھکراتا ہے۔

❀...... حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:

جب بدنصیب شیعہ، صحابہ کرام کو برائی سے یاد کرتے نیز ان کی بارگاہوں میں سب و شتم اور لعنت کی جرات کرتے ہیں تو علمائے اسلام پر واجب و لازم آتا ہے کہ ان کی پرزور تردید کر کے ان مفاسد کو طشت ازبام کریں۔
(رد روافض ترجمہ بنام تائید اہلسنت ص ۸۳)

شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمہ (۱۲۳۹ھ) کا فیصلہ:

......انہوں نے "تحفہ اثنا عشریہ" کے نام سے ایک مستقل کتاب دو جلدوں میں شیعہ کے رد میں لکھی ہے۔ اور مزید لکھتے ہیں:

شیعہ نے اکثر اصول عقائد وغیرہ میں حضرت امیر کی مخالفت کی ہے، اور یہ امر ہر ماہر پر ظاہر ہے۔ ناظرین تحفۂ اثنا عشریہ پر اچھی طرح واضح ہے اور اس سے ظاہر طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مذہب شیعہ باطل ہے...... حضرت امیر نے بحالت حیات

ارشاد فرمایا...... یعنی ایک قوم ہوگی اس کا نام شیعہ ہوگا۔ وہ جھوٹی نسبت کرے گی نہ ہم کو نسبت ان سے ہے اور نہ وہ ہم سے ہوں گے۔ روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی نے سند صحیح سے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۹۸ مترجم)

......شیعہ رافضی کی تضلیل و تکفیر کے متعلق متعدد عبارات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: حاصل کلام یہ کہ حنفیہ کی اکثر روایات سے تکفیر ہوتی ہے اور حنفیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر واجب القتل ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۳۵۳)

......پھر لکھا: جب روایات فقہ سے روافض کا کفر ثابت ہے تو ان کی ملاقات کے بارے میں وہی حکم ہے جو حکم کفار کی ملاقات کے بارے میں ہے یعنی ان کو پہلے سلام نہ کرنا چاہیئے۔ (ایضاً ص ۳۷۸)

......حضرت عائشہ k کا قاذف بلاشبہ مرتد ہے۔ (ایضاً ص ۳۷۹)

......ماوراء النہر کے علما نے شیعہ کو کافر کہا ہے۔ (ایضاً ۵۰۰)

......مذہب حنفی میں اس پر فتویٰ ہے کہ فرقہ شیعہ کے بارہ میں مرتد کا حکم ہے......تو اہلسنّت و جماعت کیلئے یہ درست نہیں کہ شیعہ عورت سے نکاح کریں۔ (ایضاً ص ۵۰۸)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ (۱۱۷۶ھ) کا فیصلہ:

......آپ فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اٹھارہویں۔ رافضی پیدا ہوئے...... حضرت علی نے فرمایا: میرے متعلق بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے ایک وہ جو میرے ساتھ محبت رکھے اور مجھ میں اس بات کا قائل ہو جائے جو مجھ میں نہیں ہے اور دوسرا وہ جو مجھ سے بغض رکھے اور میرے اوپر افتراء کرے میری عداوت اس کو اس امر پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے آگاہ رہو میں نہ نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے......یہی چاروں مذاہب باطلہ یعنی مذہب قدریہ، مذہب مرجیہ، مذہب خوارج، مذہب روافض باقی مذاہب باطلہ کے پیدا ہونے کے سبب ہیں۔ (ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۳۱۸۔ اُردو)

......مزید فرمایا: اور اسی طرح وہ لوگ بھی زندیق (کافر) ہیں جو کہتے ہیں کہ حضرت

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر اور حضرت اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔(مسوّیٰ شرح موطا امام مالک ج۲ص۱۱۰)

ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کا فیصلہ:

اور ہمارے اصحاب میں سے بہت سارے لوگوں نے خارجیوں کے حضرت علی اور حضرت عثمان سے برأت کرنے کی وجہ سے کافر قرار دیا اور رافضیوں کو ان کے تمام صحابہ کرام کو گالیاں دینے، ان کو کافر اور فاسق کہنے کی وجہ سے دوٹوک کافر قرار دیا ہے۔
(الصارم المسلول ص۳۶۵)

۞...... صحابہ کرام کو گالیاں دینا قرآن وسنت کے فیصلہ سے حرام ہے۔(ص۳۶۶)

۞...... ابن تیمیہ نے بھی سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۹ کے جملہ "لیغیظ بھم الکفار" کے تحت رافضیوں کے کفر کو بیان کیا ہے کیونکہ یہ لوگ بھی صحابہ کرام کی وجہ سے جلتے بھنتے ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل کا قول لکھا کہ میں انہیں اسلام پر نہیں سمجھتا۔(ص۳۷۰)

۞...... مزید لکھا ہے:

جس شخص نے گالیوں کے ساتھ یہ دعویٰ بھی شامل کر لیا کہ حضرت علی اللہ ہیں، یا آپ نبی ہیں اور جبریل سے پیغام پہنچانے میں غلطی ہوگئی تھی تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ جو اس کا کافر کہنے سے رک جائے، اس کے کافر ہونے میں بھی کوئی شک نہیں......اور جس نے مزید یہ بھی گمان کیا کہ چند صحابہ یعنی دس کے قریب صحابہ کرام کے علاوہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد مرتد ہوگئے، یا عام صحابہ فاسق تھے، تو اس کے کافر ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہے...... بلکہ جو ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کرے، اس کا کفر بھی طے شدہ ہے۔(ایضاً ص۳۷۵)

مفسر قرآن علامہ ابوالسعود (۹۸۲ھ) کا فیصلہ:

ان (شیعوں) سے جنگ کرنا جہاد اکبر ہے۔ اور ان سے جنگ میں جو ہمارا مارا جائے گا وہ شہید ہوگا، خلیفہ کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی وجہ سے وہ باغی اور متعدد وجوہ سے کافر ہیں......انہوں نے تمام فرقوں کے خودساختہ عقائد کے ملغوبے سے ایک الگ کفر و اضلال ایجاد کر ڈالا ہے، علاوہ ازیں ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا

رہتا ہے...... ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کافر قرار دیا جائے گا...... بہت سے ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ بطور حد ان کو قتل کیا جائے گا۔(رسائل ابن عابدین ج۱ص۳۶۹)

ابن حزم (۴۵۶ھ) کا فیصلہ:

اور ان کا یہ کہنا کہ روافض قرآن کے تبدیل ہونے کے دعویدار ہیں، تو (یاد رکھو) رافضی مسلمانوں میں سے نہیں۔(الفصل فی الملل والاھواء والنحل ج۲ص۷۸)

ہندوستان کے علماء کا فیصلہ:

پانچ سو علماء اہلسنت وجماعت کا متفقہ فتویٰ ہے:

اور یہ (رافضی) لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام، مرتدین کے احکام ہیں۔(فتاویٰ عالمگیری ج۲ص۲۶۹)

علامہ ذہبی (۷۴۸ھ) کا فیصلہ:

صحابہ کرام پر طعن کرنے والا یا انہیں گالی دینے والا دین سے خارج اور ملت اسلامیہ سے جدا ہے۔(الکبائر ص۲۵۰)

ایک غیبی فیصلہ:

امام ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ محمد بن حسن کا بیان ہے: میں نے ملک شام کے ایک پہاڑ پر ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا: جس نے حضرت ابوبکر صدیق سے بغض رکھا وہ زندیق ہے، جس نے حضرت عمر سے بغض رکھا وہ جہنمی گروہ میں ہوگا، جس نے حضرت عثمان سے بغض رکھا اس کا جھگڑا رحمان سے ہے، جس نے حضرت علی سے بغض رکھا، وہ نبی سے جھگڑا اور جس نے حضرت معاویہ سے بغض رکھا فرشتے اس کی پیشانی پکڑ کر بھڑکتی آگ میں پھینکیں گے۔(تاریخ دمشق ج۵۹ص۲۱۲، ذکر معاویہ بن صخر ابی سفیان)

یہ بات علامہ ابن منظور افریقی نے مختصر تاریخ دمشق ج۲۵ص۷۶، اور حافظ ابن کثیر دمشقی نے البدایہ والنہایہ ج۸ص۱۴۹ وھذہ ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ وذکر شئی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من ایامہ......الخ، دوسرا نسخہ ص۱۶۴۶ دار ابن حزم پر نقل کی ہے۔

حضرت امام حسن بصری h (۱۱۰ھ) کا فیصلہ:

حضرت قتادہ (جلیل القدر تابعی) نے سیدنا امام حسن بصری (عظیم الشان تابعی) کی خدمت میں عرض کیا کہ اے ابوسعید! یہاں کچھ لوگ حضرت معاویہ کو دوزخی کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ان پر اللہ کی لعنت ہوا نہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟ (وہ خود ہی جہنمی ہیں)۔ (الاستیعاب ص۶۷۹، معجم الصحابہ ص۳۶۸، الشریعۃ ج۵ ص۲۴۶۷، تاریخ دمشق ج۵۹ ص۲۰۶، مختصر تاریخ دمشق ج۲۵ ص۷۳)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ (۱۳۴۰ھ) کا فیصلہ:

آپ فرماتے ہیں: ”بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردود ہے ان کیساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کیلئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جو ان کے ان ملعون عقیدہ پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج۱۴ ص۲۶۸، رسالہ رد الرفضہ)

حضرت علامہ امجد علی رضوی علیہ الرحمہ (۱۳۶۷ھ) کا فیصلہ:

آپ لکھتے ہیں: رافضی......صحابہ کرام j کی کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے......اس فرقہ کا ایک عقیدہ ہے......کہ ائمہ اطہار j انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں......یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے پچھتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتاتا ہے۔

(بہار شریعت ج۱ ص۵۴ پہلا حصہ)

❁......مزید لکھتے ہیں:

عقیدہ: کسی صحابی کیساتھ سوء عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کیساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔ (ایضاً ص۵۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ (۱۳۹۱ھ) کا فیصلہ:

آپ کی چند عبارات ملاحظہ ہوں!

✌......سورۃ الفتح کے جملہ ”لیغیظ بھم الکفار“ کے تحت لکھا ہے:

معلوم ہوا کہ صحابہ سے جلنے والے سب کافر ہیں۔

(تفسیر نور العرفان بر حاشیہ کنز الایمان ص۶۱۸)

......مزید لکھا ہے:

اور صحابہ کے جس قدر فضائل و درجات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ان سب میں امیر معاویہ داخل ہیں......ان سے جلنے والے، عناد رکھنے والے کفار ہیں۔ (امیر معاویہ h پر ایک نظر ص۴۲،۴۳)

......مزید لکھتے ہیں:

تبرائی رافضی مرتد ہیں۔“ (فتاویٰ نعیمیہ ص۱۹)

......مزید فرماتے ہیں:

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تبرائی روافض مرتد ہیں......لہٰذا روافض سے روابط و محبت جائز نہیں، اور ان سے نکاح درست نہیں، محض زنا ہوگا......رافضی مدعی سیادت ہرگز سید نہیں۔ اس لیئے کہ وہ مرتد ہے اور خدا کا دشمن اگر اسی مذہب رفض پر مرگیا تو جہنم کے اسفل السافلین میں اس کا ٹھکانہ ہوگا، سید وہ مسلمان ہے جو حضور ﷺ کی اولاد میں ہو۔ روافض تو مسلمان ہی نہیں، سید کیسے؟۔ (ایضاً ص ۳۲)

شیعہ کا اعتراف:

گیارہویں صدی کے شیعہ نعمت اللہ موسوی نے لکھا ہے: ہمارے زمانہ کے بہت سے اہلسنت یہود و نصاریٰ کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں اور جب ہم ان کے ساتھ (ان کے علاقوں کا) سفر کرتے ہیں تو وہ ہم سے ٹیکس وصول کرتے ہیں"۔ (الانوار النعمانیہ ج۲ ص۴۷) گیارہویں صدی کے سنیوں کا یہ عمل بالکل بجا ہے، شیعہ اسی کے لائق ہیں، ان سے کسی طرح بھی نرمی نہیں برتنی چاہیئے، تا کہ یہ اپنی اوقات میں رہیں اور صحابہ کرام کو زبان درازی کرنے سے باز رہیں۔

رافضی کون؟

پچھلے صفحات کو بغور پڑھ لینے کے بعد اب یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں رہ جاتی کہ رافضی اور شیعہ کون ہیں اور ان کا تعارف کیا ہے؟ لیکن پھر بھی تھوڑی وضاحت کرتے ہوئے چند ایک مزید عبارات پیش کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے تا کہ چلمن کے پردے میں چھپے بیٹھے رافضی دوپہر کے اُجالے کی طرح ننگے ہو جائیں۔

،......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

ایک شخص حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کی تنقیص کرتا ہے، کیا اسے رافضی کہا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: بے شک اس نے ان دونوں بزرگوں کے خلاف اس لیے جرأت کی کہ وہ اپنی برائی چھپائے ہوئے ہے۔ اور جو شخص بھی کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے اس کی اندرونی حالت بری (خبیث) ہوتی ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۴۸ دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۱۶۴۶، السنۃ ج ۲ ص ۴۴۷، تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۲۱۰)

-......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ h یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۵۰۸، مسئلہ نمبر ۲۰۶)

.......امام ذہبی لکھتے ہیں:

جو شخص ابوبکر و عمر سے بغض رکھے اور انہیں خلیفہ برحق بھی سمجھے تو یہ شخص رافضی، قابل نفرت ہے اور جو شخص انہیں خلیفہ برحق بھی نہ سمجھے اور برا کہے تو یہ شخص غالی رافضیوں میں سے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۱۶ ص ۴۵۸ ترجمہ الدارقطنی)

/......حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

جو شخص حضرت علی h کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر (افضل سمجھ کر) مقدم کرے تو وہ غالی شیعہ ہے اور اس پر رافضی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (ہدی الساری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ فتح الباری ص ۴۵۹)

0......رافضی اس شخص کو کہتے ہیں جو صحابہ کرام j کی مذمت اور کردار کشی کو جائز سمجھتا ہو۔ (القاموس الوحید ص ۶۴۸)

شیعہ رافضیوں کے گندے عقیدے

اللہ تعالیٰ کی توہین:

......شب معراج محمد ﷺ نے اپنے رب کو تیس سالہ نوجوان کی صورت میں دیکھا۔

(اصول کافی ج ۱ ص ۱۸۳ عربی، جلد اول ص ۱۱۰، اردو)

......بے شک اللہ تعالیٰ کا (اوپر سے) ناف تک کا حصہ خالی اور نچلا حصہ ٹھوس ہے۔

(ایضاً) کیسا گندا عقیدہ ہے۔

......اگر لوگ جان لیں کہ اللہ کیلئے بداء (جہالت) کا اقرار کرنا کتنا بڑا ثواب ہے تو کبھی اس عبادت سے غفلت نہ کریں۔ (ایضاً ج ۱ ص ۲۰۴)

......ہر نبی نے شراب کی حرمت اور اللہ کیلئے بداء (جہالت) کا اقرار کیا ہے۔

(اصول کافی ج ۱ ص ۲۰۴، کتاب الروضہ ج ۸ ص ۱۶۵، انوار نعمانیہ ج ۲ ص ۲۴۱)

یہ اللہ تعالیٰ کی بھی توہین ہے اور انبیاء کرام پر الزام اور بہتان تراشی بھی۔

......ہم اس خدا کو نہ جانتے ہیں اور نہ ہی اس کی عبادت کرتے ہیں جو خدا پرستی، انصاف اور دینداری کی عمارت بنوانے اور پھر خود ہی اسے برباد کرنے کی کوشش کرے اور یزید معاویہ اور عثمان جیسے لچے لفنگے لوگوں کو امارت دے۔ (کشف الاسرار ص ۱۰۷)

......شیعہ مذہب میں حضرت علی h ''رب الارض'' ہیں۔ (تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۹۰)

......حضرت علی نے ہی آدم d کے پیکر خاکی کو اپنے ہاتھ سے گوندکر تیار کیا تھا۔

(مقدمہ جلاء العیون مترجم ج ۲ ص ۲۵ لاہور)

یہ جھوٹ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ حضرت آدم d کی توہین بھی۔

......حضرت علی d نبیوں اور فرشتوں کے رب ہیں۔ (ایضاً ج ۲ ص ۲۴)

......الٰہ صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن شیعوں نے ''امام'' کو الٰہ قرار دیا ہے۔

(تفسیر القمی ج ۲ ص ۲۹، ۹۴، ایران)

یہ شرک اور توہین خداوندی ہے۔

......ان کے نزدیک: امام ہی عرش وکرسی کے رب، وہی زمین وآسمان کے (رب) وہی انبیاء وملائکہ کے رب، وہی لوح وقلم کے رب، وہی شمس وقمر کے رب، وہی ائمہ ہی تجلائے قدس وجلال وسرادق عظمت وکمال کے رب اور ائمہ ہی سب چیزوں کے رب ہیں۔ (جلاء العیون ج ۲ ص ۲۲ مترجم)

کیسی زبردست توہین ہے اللہ تعالیٰ کی! کہ اللہ تعالیٰ کا مقام چھین کر اماموں کو دے دیا جائے۔ معاذ اللہ۔

......چودہ معصوم اللہ کی طرح بے مثل وبے نظیر ہیں۔ (چودہ ستارے ص ۲)

قرآن مجید کا انکار:

شیعہ دھرم میں موجود قرآن اصلی نہیں، بلکہ یہ ردوبدل والا ہے، اصل قرآن امام مہدی لائیں گے جب وہ غار سے باہر نکلیں گے۔

,......قرآن مجید کو اصل حالت پر لانا صاحب العصر (امام مہدی) d کا حق ہے۔

(ترجمہ مقبول ص ۴۷۹، اصول کافی ج ۲ ص ۶۳۲، الاحتجاج ج ۱ ص ۱۹۶، حق الیقین ج ۱ ص ۱۹۸)

-......صرف نبی وعلی نے قرآن بمطابق تنزیل جمع کیا تھا مگر (اصحاب) ثلاثہ کی کرم نوازی سے امت مرحومہ اس کے دیدار سے آج تک محروم ہے (تجلیات صداقت ص ۲۰۹)

.......جو شخص قرآن کے مکمل جمع ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

(اصول کافی ج ۱ ص ۳۳۲، تفسیر البرہان ج ۱ ص ۱۵، فصل الخطاب ص ۴، تفسیر صافی ج ۱ ص ۱۱)

/......اصلی قرآن (اتنا بڑا ہے کہ) موجودہ قرآن (اسکا) ایک حرف بھی نہیں (بنتا)۔

(اصول کافی ج ۱ ص ۳۴۶، حق الیقین ج ۱ ص ۳۴)

سراسر بکواس اور توہین ہے۔

0......اصل قرآن حضرت علی نے جمع کیا جو لوگوں (صحابہ) کی برائیوں سے بھرا ہوا تھا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(تفسیر صافی ج ا ص ۲۷، احتجاج ج ا ص ۱۵۶، چودہ ستارے ص ۸۶)

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

1......اصل جامعہ (قرآن) ستر گز لمبا اور اونٹ کی ران کے برابر موٹا ہے۔
(اصول کافی ج ا ص ۳۴۵، احتجاج ج ۲ ص ۳۷۲، حق الیقین ج ا ص ۳۴)

اسے اٹھانے کیلئے آدمی بھی اسپیشل ہونا چاہیے۔ شاید اس لئے شیعہ اس سے محروم ہیں۔

2......موجودہ قرآن کے غلط اور محرف ہونے کا اقرار ضروریات دین میں سے ہے
(مرأۃ الانوار ص ۱۹، فصل الخطاب ص ۳۲)

یعنی ہر شیعہ کا یہ عقیدہ ہے۔

3......اصول کافی میں بہت ساری آیات کیساتھ اضافی جملے اور عبارات لکھی ہیں، اس کی شرح میں قزوینی نے لکھا ہے، امام جعفر کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اصل قرآن میں سے بہت سا حصہ ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے (صافی شرح اصول کافی ص ۷۵ جزء ۶)

4......اگر قرآن میں کمی بیشی نہ ہوتی تو عقلمند پر ائمہ کا حق پوشیدہ نہ رہتا۔

(تفسیر صافی ج ا ص ص)

5......منافقین (صحابہ) نے قرآن کا بہت سارا حصہ غائب کر دیا۔

(احتجاج ج ا ص ۳۷۷)

نوٹ: موجود مسلمانوں کے قرآن کے رد میں حسین محمد تقی نوری طبرسی کی مستقل کتاب ہے بنام ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف الکتاب رب الارباب''

انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین:

......کفر کے تین اصول ہیں: حرص، تکبر، اور حسد۔ حرص والا (کفر) حضرت آدم میں موجود تھا۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۲۸۹)

......انہوں (حضرت آدم) نے ان اہلبیت کو حسد کی نظر سے دیکھا تو اللہ نے ان کو جنت سے نکال دیا۔ (حیات القلوب ج ا ص ۴۹، تفسیر صافی ج ا ص ۸۰، معانی الاخبار ص ۱۰۹)

......حضرت یونس نے ولایت علی کا انکار کیا تو اللہ نے بطور سزا انہیں مچھلی کے پیٹ

میں قید کر دیا۔ (حیات القلوب ج ا ص ۴۵۹، تفسیر البرہان ج ا ص ۳۹)

......حضرت ایوب کا مصیبت میں گرفتار ہونا حضرت علی کی ولایت میں شک کی وجہ سے تھا۔ (مرأۃ الانوار ص ۷۰)

......حضرت یوسف سے نبوت کا نور سلب (چھین) لیا گیا۔

(تفسیر قمی ج ا ص ۳۵۶، حیات القلوب ج ا ص ۱۹۱، ترجمہ مقبول ص ۴۹۱)

......قرآنی جملے ''مثلاً مابعوضۃً فما فوقھا'' میں مچھر سے مراد علی اور دوسرے جانور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (تفسیر قمی ج ا ص ۳۵)

......اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو دردناک عذاب کی دھمکی دی کہ اے رسول پہنچا دیں آپ وہ حکم جو حضرت علی کے بارے میں ہوا اگر آپ نے نہ پہنچایا تو میں آپ کو سخت عذاب دوں گا۔ (فصل الخطاب ص ۲۱۲، مناقب ابن شہر آشوب ج ۳ ص ۱۰۷)

......اللہ نے حضور کو شیعان علی کی پیروی کا حکم دیا۔

(تفسیر قمی ج ا ص ۲۱۰، تفسیر البرہان ج ا ص ۵۴۰)

جو ساری کائنات کے پیشوا بن کر آئے انہیں شیعوں کی پیروی کا حکم۔ استغفر اللہ

......حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ (انوار نعمانیہ ج ا ص ۸)

......انبیاء اور مرغ ہم صفات ہیں۔ (کتاب الخصال ج ا ص ۲۹۹) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

......حضور اور حضرت علی ملتے جلتے کوے ہیں (تذکرۃ الائمہ ص ۶۴، انوار نعمانیہ ج ۲ ص ۲۳۷)

......شیعوں کا ضروری عقیدہ ہے کہ ائمہ کو وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (الحکومۃ الاسلامیہ ص ۵۲، از خمینی)

......امامت کا مرتبہ نبوت سے اونچا ہے۔ (حیات القلوب ج ۳ ص ۲،۱)

......حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔ (حیات القلوب ج ۳ ص ۳)

یہی مرزا قادیانی اپنے متعلق کہتا ہے۔

......ہر نبی پر مصیبت اس وجہ سے آئی کہ انہوں نے علی فاطمہ اور حسنین کی شان پر حسد کیا اور بے ادبی کی، جب توبہ کی تو آزمائش ختم ہوئی۔ (انوار نعمانیہ ج ا ص ۲۴)

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو سب سے پہلے محمد ان کی بیعت کریں گے پھر علی۔ (حق الیقین ص ۱۳۹)

......رسول اللہ ﷺ کی والدہ کو دودھ نہیں اترا تھا تو ابو طالب نے آپ کو دودھ پلایا (اصول کافی ص ۵۵۵ مترجم، کتاب الحجت)

......طور پر جو نور حضرت موسیٰ کیلئے ظاہر ہوا وہ نور امامت ائمہ اہلبیت تھا، جس کی تھوڑی سی شعاع حضرت موسیٰ برداشت نہ کر سکے اور اس نور کے متحمل نہ ہو سکے۔

(جلاء العیون ج ۲ ص ۲۴ مترجم)

......جناب علی d کے نورانی قطرات سے انبیاء و ملائکہ پیدا ہوئے، تمام انبیاء و ملائکہ نور علی سے اور وہ خود نور خدا سے ہیں۔ اس لیے تمام سے افضل ہیں انبیاء و ملائکہ کی تربیت حضرت علی نے کی۔ (ایضاً ص ۲۵ مترجم)

......حضرت آدم کی مٹی چالیس روز تک حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے گوندھ کر تیار کی۔ (ایضاً ص ۲۷ مترجم)

......اہلبیت کے سوا کوئی ولی نہیں، انبیاء اور ملائکہ بھی نہیں، جو کسی اور کیلئے یہ دعویٰ کرے وہ شیطان کی اولاد ہے۔ (ایضاً ص ۲۹ مترجم)

صحابہ کرام j اور ازواج مطہرات I کی توہین:

......شیعوں کے "امام انقلاب" خمینی نے صحابہ کرام بالخصوص حضرت ابوبکر و عمر، حضرت عثمان اور ابو عبیدہ j کی شان میں بکواسات لکھی ہیں ان کے ایمان کا انکار کیا، انہیں اسلام اور قرآن سے لاتعلق بتلایا، قرآن بدلنے والے، قرآن کے مخالف، حدیثیں گھڑنے والے، اہلبیت کے دشمن اور حکومت کے لالچی کہہ کر سخت توہین کی ہے ملاحظہ ہو! کشف الاسرار ص ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۱۴، ۱۲۰۔ معاذ اللہ۔

......ابوبکر اور عمر جہنم کے ساتویں طبقے میں ہیں۔ دو گروہ انہیں آگ کی گرز مارتے ہیں اور ان کے گلے میں آگ کی زنجیریں ہیں۔ (حق الیقین ص ۵۰۹، ۵۱۰)

......اہلسنّت اصحاب ثلاثہ کو بعد از نبی تمام اصحاب امت سے افضل جانتے ہیں اور

ہم (شیعہ) ان کو دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے بھی تہی دامن جانتے ہیں۔

(تجلیات صداقت ص ۲۰۴)

......ابوبکر، عمر اور عثمان مرتد ہو گئے تھے (معاذ اللہ)۔

(اصول کافی ج ۲ ص ۲۸۰، تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۰۸، حیات القلوب ج ۳ ص ۱۸۸)

......تین صحابہ کے علاوہ تمام مرتد ہو گئے۔ (ناسخ التواریخ ص، فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۱۵، رجال کشی ص ۴، ۵، ۶، ۸، حیات القلوب ج ۲ ص ۸۳۷)

......حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان، فرعون، ہامان اور قارون کی مثل تھے۔

(حق الیقین ج ۲ ص ۲۵۳، حیات القلوب ج ۳ ص ۱۷۳)

......حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(حق الیقین ج ۲ ص ۳۷۲، جلاء العیون ص ۱۴۷)

......ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ بد بخت۔ (حق الیقین ج ۲ ص ۳۷۶)

......امام مہدی ابوبکر و عمر کو زندہ کر کے سولی پر لٹکائیں گے۔

(انوار نعمانیہ ص، حق الیقین ص، مجمع المعارف ص ۴۷)

......کفر و نفاق کی اصل بنیاد حضرت عائشہ کی عداوت ہے۔ (انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۸)

......حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ پر خدا کی لعنت۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۴۷۵)

(استغفراللہ)

......حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے حضور کو زہر دے کر شہید کیا۔

(تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۰۰، تفسیر البرہان ج ۲ ص ۳۲۰، کلید مناظرہ ص ۳۱۹، ترجمہ مقبول ص ۱۳۴، تفسیر صافی ج ۱ ص ۳۰۵)

......حضور کے وصال کے بعد حضرت علی نے حضرت عائشہ کو طلاق دے دی۔

(حلیۃ الابرار ج ۱ ص ۴۱۳، احتجاج ج ۱ ص ۳۱۴)

بد دماغی اور بکواس بازی کی انتہاء ہے! وہ زوجہ حضور ﷺ کی ہوں اور طلاق حضرت علی h دے رہے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ k کے دشمن کے لباس کی طرح دل و دماغ بھی سیاہ اور جواب دے گیا ہے، بیوی کو طلاق اس کا شوہر ہی دے سکتا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے، دوسرے کسی کو اختیار نہیں، لیکن شیعہ اپنے گندے عقیدوں کی وجہ سے بد دماغ ہو چکے ہیں۔

......امام مہدی حضرت عائشہ کو زندہ کر کے حد لگائیں گے اور سزا دیں گے۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۱، حق الیقین ج ۲ ص ۲۵۴، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۱۶۱، تفسیر صافی ج ۱ ص ۲۰۸)

......قسم ہے کہ وہ دونوں (ابوبکر و عمر) پہلے سے منافق تھے، انہوں نے اللہ کے کلام کو رد کیا اور رسول اللہ کیساتھ تمسخر، وہ دونوں قطعی کافر ہیں ان پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت۔ (کتاب الروضہ ص ۶۲)

شیعوں پر اس سے دس گناہ بڑھ کر لعنت۔

......یہ دونوں دنیا سے چلے گئے اور انہوں نے امیر المؤمنین کیساتھ جو کچھ کیا تھا اس سے توبہ نہیں کی، اور اس کو یاد بھی نہیں کیا تو ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔ (ایضاً ص ۱۱۵)

جھوٹ اور بہتان لگانے کی وجہ سے شیعہ پوری کائنات میں سب سے بڑھ کر لعنتی ہیں۔

......قابیل، نمرود، فرعون، دجال، ابوبکر، عمر وغیرہ جہنم کے ایک ہی طبقے میں ہوں گے۔ (جلاء العیون ص ۱۴۷، حق الیقین ص ۵۰۲)

شیعہ تو ان کفار سے زیادہ مجرم ہیں۔

......باقر مجلسی کہتا ہے، کسی عقلمند کیلئے مجال نہیں کہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور سول کی لعنت ہو عمر پر اور اس پر جو اسے مسلمان جانے اور اس پر بھی جو اس پر لعنت نہ کرے۔ (جلاء العیون ص ۴۵)

نہیں نہیں! اس پر جو اس جنت کے وارث کو بکواس بکتا ہے۔

......یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں، ہم نے ان کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے انکا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا، ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔

(تجلیات ص ۴۷)

......باقر مجلسی لکھتا ہے: ہر نمازی پانچ وقت نماز کے بعد چار مردوں ابوبکر، عمر، عثمان

اور معاویہ پر اور چار عورتوں عائشہ، حفصہ، ہندا اور ام الحکم پر لعنت کرے۔

(عین الحیات ص ۶۶۹ فصل دوم مطبوعہ تہران)

......وہ دو مرد اعرابی (حضرت ابوبکر و عمر)......جو ہرگز خدا اور سول پر ایمان نہ لائے تھے۔ (جلاء العیون ج ۱ ص ۲۵۴ مترجم)

......وفات نبوی کے بعد صحابہ بے وفا نکلے اور اپنا کفر و نفاق ظاہر کیا (ایضاً ج ۱ ص ۲۲۵)

......معاویہ اور اس کے اصحاب بتاویل قرآن کافر ہیں۔ (ایضاً ج ۱ ص ۳۷۸)

......معاویہ منکر خدا و رسول ہے۔ (ایضاً ج ۲ ص ۱۵۱)

...... کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان میں کفر، فسوق اور عصیان سے مراد پہلا، دوسرا اور تیسرا ہے۔ (اصول کافی ج ۱ ص ۵۲۳، مترجم ص)

صافی شرح اصول کافی کتاب الحجہ جزء ۳ حصہ ۲ ص ۱۱۰ پر ملا خلیل قزوینی نے لکھا ہے، مراد ابوبکر و عمر و عثمان است

اہلبیت اطہار j کی توہین:

یہ بد بخت رافضی ٹولہ محبت اہلبیت کے جھوٹے دعوے کرتا نہیں تھکتا، حالانکہ اہلبیت کے سب سے بڑے گستاخ یہی لوگ ہیں۔ یہ پھٹکار ہے ان پر توہین صحابہ کی۔

......حضرت علی نے خلافت کی خاطر حضرت فاطمہ کو گدھے پر سوار کر کے در بدر پھرایا اور مدد مانگی۔ (حق الیقین ج ۱ ص ۱۲۲، جلاء العیون ص ۱۴۱، احتجاج ج ۱ ص ۱۰۷، ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۵۹، بیت الاحزان ص ۸۷، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۱۰۶، کتاب سلیم بن قیس ص ۸۳، تہذیب المتین ص ۲۶۷، منارۃ الہدیٰ ص ۱۰۴)

......حضرت فاطمہ نے حضرت علی کو ان کی بزدلی پر سخت شرم دلائی۔

(حق الیقین ج ۱ ص ۱۵۲، احتجاج ص ۱۰۷، ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۱۲۹)

......حضرت علی کی پاکدامنی پر حضرت فاطمہ کو شک ہوا۔

(جلاء العیون ج ۱ ص ۲۱۲، اردو، ص ۱۳۱ فارسی، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۷۹، عین الحیاۃ ص ۵۲۶)

......حضرت علی کی خلافت کی آواز لوگوں کے آلہ تناسل اور دبر سے آئی (آثار حیدری ترجمہ تفسیر الحسن العسکری ص ۵۵۷، زیر تفسیر آیت یایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ---)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

......حضرت علی نے فرمایا: تم مجھے گالی دینا، تو میرے لیئے زکوٰۃ اور تمہارے لیے نجات ہوگی۔ (نہج البلاغہ ص ۲۹، مترجم ص، نیرنگ فصاحت ص، اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۰، امالی ج ۱ ص ۲۱۳، مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۲۷۲)

......حضرت فاطمہ، امام حسین کی پیدائش پر راضی نہ تھیں۔ (اصول کافی ج ۱ ص ۳۶۴، تفسیر صافی ج ۲ ص ۵۵۶، تفسیر قمی ج ۳ ص ۲۹۷، حیات القلوب ج ۳ ص ۷۶، جلاء العیون ص ۲۸۱، خلاصۃ المصائب ص ۳۷۸)

......حضور نے حضرت علی سے کہا کہ فاطمہ سے صحبت میرے آنے پر کرنا۔
(جلاء العیون ص ۱۹۴ فارسی، ص ۲۵۱، اردو)

......شیعہ نے امام حسن کو زخمی کیا، کافر کہا، ان سے باغی ہوئے، اُن کے خیمے پر ٹوٹ پڑے، کل مال اسباب لوٹ لیا، آپ کے نیچے سے مصلیٰ تک گھسیٹ لیا اور کندھوں سے چادر بھی کھینچ لی، اور آپ کو مُذِلُ الْمُؤمنین (ایمان والوں کو ذلیل کرنے والے) اور مُسَوِّدُالْوُجوہ (چہرے سیاہ کرنے والے) کہا۔ (جلاء العیون ص ۳۹۰ فارسی، ج ۱ ص ۳۹۱ اردو، تاریخ آئمہ ص ۲۵۳، منتہی الآمال ج ۱ ص ۱۶۵، کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۳۹، مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۳۲)

......کوفی (امام حسین کو بلا کر شہید کرنے والے) سب شیعہ تھے۔ (مجالس المؤمنین ج ۱ ص ۵۶)۔ کوفہ بلانیوالے شیعہ تھے۔ (جلاء العیون ص ۵۱۸)

کئی حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

......امام جعفر صادق آلۂ تناسل پر پٹی لپیٹ کر دوسرے آدمی سے مالش کرواتے۔
(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۶۵، فروع کافی ج ۶ ص ۵۰۱، وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۲۷۸)

......امام باقر عضو مخصوص پر چونا لگا کر لوگوں کے سامنے آجاتے۔
(فروع کافی ج ۶ ص ۵۰۳، وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۳۷۸)

......امام جعفر صادق کی باتیں لوگ سن لیں تو لوگوں کے عضو تناسل تن جائیں۔
(رجال کشی ص ۱۲۳)

ان کی باتیں تھیں یا کوک شاستر؟

......ایک دفعہ متعہ (زنا) کرنے سے امام حسین کے برابر درجہ، دو مرتبہ کرنے سے امام حسن، تین بار کرنے سے حضرت علی اور چار بار کرنے سے رسول اللہ ﷺ کا درجہ ملتا ہے۔ (تفسیر منہج الصادقین ج ۸ ص ۴۹۳، برہان المتعہ ص ۵۲)

کیا اس سے بڑھ کر بھی رسول اللہ ﷺ اور اہلبیت کی توہین ہوسکتی ہے کہ زنا کرنے سے ان کے درجے حاصل ہورہے ہیں۔

......شیعوں نے کہا: امام حسن بھی اپنے باپ حضرت علی کی طرح کافر ہوگئے ہیں۔
(چودہ ستارے ص ۱۹۱)

......مزید کہا: اے حسن تو بھی اپنے باپ کی طرح مشرک ہوگیا (کشف الغمہ ص ۵۴۰)

......اور کہا: یہ (حسن) اپنے باپ کی طرح کافر ہوگیا۔ (جلاء العیون ص ۲۵۲ فارسی)

......اسی مقام پر کہا: اے حسن تو اپنے باپ کی طرح کافر ہوچکا ہے (ایضاً ص ۲۵۳)

......ایک بار پھر بولے: یہ آدمی کافر ہوگیا ہے۔ (ایضاً)

نوٹ: آخری تینوں حوالے مترجم جلاء العیون سے شیعوں نے کاٹ دیئے ہیں۔

......شیعوں کے شیخ مفید نے بھی ایسے جملے نقل کیے ہیں۔ (الارشاد ص ۱۹۰)

......اہلبیت ہمیشہ خائف رہے۔ (جلاء العیون ج ۱ ص ۳۷۶، اردو)

......حضرت علی کہتے ہیں: شیعوں نے مجھے جھوٹا کہا اور کافر سمجھا۔ (ایضاً ج ۲ ص ۳۷۳)
ان بدبختوں نے صحابہ کو کافر کہتے کہتے اہلبیت کو بھی کافر کہہ دیا۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عثمان غنی h

دامادِ نبوی (b)

جامع القرآن، کامل الحیاء والایمان، حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین h کی یہ فضیلت اور انفرادی شان ہے، کہ آپ کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دوہرے داماد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اعلان نبوت سے قبل رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت سیدہ رقیہ k کی شادی آپ سے کی، غزوۂ بدر کی راتوں میں آپ کے ہاں ان کا وصال ہوا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت رقیہ کی تیمارداری کیلئے غزوۂ بدر سے پیچھے رہے، آپ کو جنگ بدر کے ثواب اور حصہ میں برابر کا شریک کیا گیا، آپ کا شمار اہل بدر میں اسی وجہ سے ہوتا ہے، جب جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کی خوشخبری لے کر آنے والا پہنچا تو اس وقت لوگ حضرت رقیہ کو دفن کر رہے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی بہن حضرت سیدہ ام کلثوم k کا نکاح آپ سے کر دیا، ان کا وصال آپ کے ہاں نو ہجری میں ہوا۔ (تاریخ الخلفاء ج ا ص ۱۴۸)

علماء نے فرمایا: آپ کے علاوہ کوئی بھی فرد معروف نہیں کہ جس نے نبی (ﷺ) کی دو بیٹیوں سے شادی کی ہو، اور اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

✌......حضرت عبداللہ بن عباس i سے روایت ہے:

عن النبی ﷺ قال: ان اللہ عزوجل اوحی الی ان ازوج کریمتی من عثمان۔ (المعجم الاوسط ج ۴ ص ۱۸ برقم ۳۵۱۰، المعجم الصغیر ج ا ص ۲۵۳ برقم ۴۱۴، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۸۳، مسند احمد ج ا ص ۵۱۲ برقم ۸۳۷، شرح اصول اعتقاد اہل السنہ ج ۲ ص ۲۸۶ برقم ۲۵۶۲، الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۲۷۸)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں صاحبزادیوں کا نکاح عثمان سے کردوں۔

☜......حضرت ابن عباس i سے روایت ہے:

حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی، حضرت ام کلثوم k رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا (میری بہن) فاطمہ کا شوہر (علی) میرے شوہر (عثمان) سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر کیلئے خاموش رہے، پھر ارشاد فرمایا: تمہارا شوہر اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ (عزوجل) اور اس کا رسول (ﷺ) اس سے محبت رکھتے ہیں، اور تیرے لیے اس سے بڑھ کر یہ بات کرتا ہوں کہ جب تو جنت میں داخل ہوگی تو ایک ایسا مقام دیکھے گی کہ میرے صحابہ میں (عثمان کے علاوہ) کسی اور کو اس مقام پر نہ پاؤ گی۔

(المعجم الاوسط ج ۲ ص ۲۱۲ برقم ۱۷۶۴، المستدرک ج ۴ ص ۱۷، ۴۱ برقم ۷۰۱۳، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۸۸)

☜......حضرت عبداللہ بن عمر i بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان کے جنگ بدر میں حاضر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ) تھیں، وہ اس وقت بیمار تھیں، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: (عثمان!) بے شک تمہارے لیے جنگ بدر میں شریک ہونے والے آدمی کے برابر ثواب اور حصہ ہے۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۴۲، ج ۱ ص ۵۲۳، ج ۲ ص ۵۸۲، ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲، مسند احمد ج ۲ ص ۱۰۱ برقم ۵۷۷۲، مشکوٰۃ ص ۵۶۲)

☜......حضرت انس بن مالک h سے روایت ہے:

حضرت عثمان بن عفان (h) ملک حبشہ کی طرف ہجرت کیلئے نکلے، اس وقت ان کے ساتھ (ان کی بیوی) حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ تھیں...... پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان پہلا وہ شخص ہے جس نے حضرت لوط d کے بعد اپنی اہلیہ کیساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں ہجرت کی ہے۔ (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۹۰ برقم ۱۴۳، الآحاد والمثانی ج ۱ ص ۱۲۳ برقم ۱۳۰، معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۲۵۹ برقم ۲۲۳، تاریخ الخلفاء ص ۱۵۱)

☜......جناب عبداللہ بن عمر ابن ابان جعفی کا بیان ہے:

مجھے میرے ماموں حسین جعفی نے کہا: بیٹے جانتے ہو عثمان کو ذوالنورین کیوں

کہا گیا ہے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت آدم d کو تخلیق فرمایا تب سے لے کر قیامت تک حضرت عثمان بن عفان (h) کے علاوہ نبی (ﷺ) کی دو بیٹیاں کسی کے نکاح میں نہیں آئیں۔ پس اس لئے انہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ (سنن الکبریٰ ج ۷ ص ۷۳ برقم ۱۳۲۰۵، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ج ۲ ص ۲۹۱ برقم ۲۵۷۶، تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

☜......ام عیاش k بیان کرتی ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ما زوجت عثمان ام کلثوم الا بوحی من السماء۔ (طبرانی کبیر ج ۲۵ ص ۹۲ برقم ۲۳۶، طبرانی اوسط ج ۵ ص ۲۶۴ برقم ۵۲۶۹، کنز العمال ج ۶ ص ۱۴۸ برقم ۲۴۱۸، ج ۲ ص ۱۴۹ برقم ۲۴۳۰، شرح مواہب لدنیہ ج ۳ ص ۲۰۰، تاریخ الکبیر ج ۲ ص ۲۸۱، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۸۳، تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۳۶۴)

میں نے عثمان کی شادی ام کلثوم سے وحی الٰہی کی بناء پر کی ہے۔

☜......حضرت ابوہریرہ h بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیٹی (حضرت رقیہ) کی قبر پر کھڑے ہوئے، جو حضرت عثمان کی زوجہ تھیں۔ تو فرمایا: آگاہ رہو، اے کنواری لڑکی کے باپ، خبردار، اے کنواری عورت کے بھائی! میں نے (اپنی اس بیٹی) کا نکاح عثمان سے کیا پس اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو (یکے بعد دیگرے) انہیں عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ میں نے عثمان کی شادی وحی کی وجہ سے کی، اور بے شک رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس ملے پس آپ نے فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی (فوت ہونے والی) بہن رقیہ کے مہر اور صحبت کے برابر مہر اور صحبت سے کردی ہے۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۵۹۰ برقم ۱۲۹۱، المستدرک ج ۴ ص ۱۷، ۴۱۶ برقم ۷۰۱۱، کنز العمال ج ۶ ص ۱۴۹ برقم ۲۴۲۹، طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۵، ذکر ام کلثوم، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۱۷، الآحاد والمثانی ج ۵ ص ۳۷۸ برقم ۲۹۸۲، طبرانی کبیر ج ۲۲ ص ۴۳۶ برقم ۱۰۶۳، البدایۃ والنہایۃ ج ۱ ص ۱۴۶۸ دار ابن حزم، اسد الغابۃ ج ۵ ص ۶۱۳، ذخائر العقبیٰ ص ۱۶۵، کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۵ برقم ۵۸۲۵)

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......حضرت عصمہ بن مالک روایت کرتے ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، حضرت عثمان کی بیوی (ام کلثوم) کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان کا نکاح کر دو! اگر میرے پاس (اب) تیسری بیٹی ہوتی تو اسے عثمان کے نکاح میں دے دیتا، اور میں نے اس کی شادی اللہ تعالیٰ کی وحی سے کی ہے۔ (طبرانی کبیر ج۱۷ص۱۸۴برقم ۴۹۰، مجمع الزوائد ج۹ص۸۳، تاریخ الخلفاء ص۱۵۳، الاستیعاب ص۵۰۵ ترجمہ نمبر ۱۷۹۰)

......حضرت ابو ہریرہ h بیان کرتے ہیں:

حضرت رقیہ بنت نبی کریم (ﷺ) میرے پاس تشریف فرما ہوئیں، ان کے ہاتھ میں ایک کنگھا تھا، انہوں نے بتایا کہ ابھی ابھی میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے ہیں، میں نے آپ کے سرِ انور کو کنگھا کیا ہے: آپ نے فرمایا: بیٹی! تم ابو عبد اللہ (عثمان بن عفان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان، فرمایا: ان کی عزت کرتی رہو بلاشبہ وہ میرے صحابہ میں خلق کے لحاظ سے دوسروں سے زیادہ مجھ سے ملتے جلتے ہیں۔ (المستدرک ج۴ص۵۱۵ برقم ۷۰۰۵، فضائل الصحابۃ امام احمد ج۱ص۴۴۔ برقم ۸۶۸، مسند ابو یعلیٰ ج۴ص۴۴ برقم ۲۰۵۱، فیض القدیر للمناوی ج۴ص۳۰۲)

......حضرت حسن بصری h کا بیان ہے:

حضرت عثمان کو ذوالنورین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علاوہ کسی شخص نے نبی کی دو بیٹیوں کو اپنے گھر میں نہیں بسایا۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم ج۱ص۲۳۸، تاریخ الخلفاء ص۱۴۹)

......حضرت علی المرتضیٰ h سے حضرت عثمان h کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ آدمی ہیں جنہیں ملأ اعلیٰ میں "ذوالنورین" کہہ کے پکارا جاتا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں کے شوہر ہیں۔ (بحوالہ فضائل الصحابۃ لخیثمہ، تاریخ دمشق، معرفۃ الصحابۃ ج۱ص۲۶۰ برقم ۲۲۴، تاریخ الخلفاء ص۱۴۹)

......حضرت سہل بن سعد h بیان کرتے ہیں:

زمانۂ جاہلیت میں حضرت عثمان کی کنیت "ابو عمرو" تھی پھر اسلام کا زمانہ

آیا (اور حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی) حضرت رقیہ نے عبد اللہ کو جنا تو انہوں نے ان کے نام پر کنیت رکھ لی۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۴۹)

......حضرت اسامہ بن زید h بیان کرتے ہیں:

مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کے گھر ایک پیالے میں گوشت دے کر بھیجا، میں داخل ہوا تو سامنے حضرت رقیہ k بیٹھی تھیں، پس میں ایک بار حضرت رقیہ کا چہرہ دیکھتا اور ایک بار حضرت عثمان کا چہرہ دیکھتا، پھر جب لوٹ کر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تو ان دونوں کے پاس گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا تو نے ان سے خوبصورت کوئی جوڑا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۵۰، بحوالہ تاریخ دمشق لابن عساکر)

......حضرت عائشہ k فرماتی ہیں:

جب نبی کریم ﷺ نے اپنی لختِ جگر حضرت ام کلثوم کی شادی کی تو اس سے کہا: بے شک تیرے شوہر (عثمان) تیرے دادا حضرت ابراہیم d اور تیرے باپ محمد ﷺ کیساتھ ملتے جلتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۵۱، بحوالہ الکامل لابن عدی)

......حضرت علی بیان h کرتے ہیں:

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ حضرت عثمان سے فرماتے تھے، اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو ایک ایک کر کے انہیں تیرے نکاح میں دے دیتا۔

(تاریخ الخلفاء ص۱۵۳، بحوالہ تاریخ دمشق، البدایۃ والنہایۃ ج۱ص۱۴۶۸)

......حضرت عثمان غنی h خود بیان کرتے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی سے میری شادی کی، پھر وہ وفات پا گئیں تو آپ نے دوسری بیٹی سے میری شادی کر دی۔

(تاریخ الخلفاء ص۱۶۱، بحوالہ تاریخ دمشق)

......حضرت عثمان بن عفان h نے حضرت عمر h سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا، انہوں نے قبول نہ کیا، یہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچی، پھر جب حضرت عمر h آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:

اے عمر! میں تجھے عثمان سے بہتر داماد نہ بتاؤں اور عثمان کو تجھ سے بہتر سسر نہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتادوں! حضرت عمر نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا: اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کردو اور میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کردیتا ہوں۔

(المستدرک ج۳ص ۳۲۱ برقم ۴۶۲۶، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ج۲ص ۲۸۶ برقم ۲۵۶۳، الاصابہ ج۴ص ۲۶۴، شرح مواہب لدنیہ ج۳ص ۲۰۰، تاریخ الخمیس ج۱ص ۲۷۶، نسب قریش ص ۳۵۲ تحت حضرت حفصہ بنت عمر)

☼......اسی طرح کی ایک روایت مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۴، کتاب الفضائل، ماذکر فی ”فصل عثمان h ابن عفان “ میں بھی ہے۔

●......میتب بن ابوصفرہ سے کہا گیا کہ حضرت عثمان کو ”ذوالنورین“ کیوں کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: کیونکہ ان کے علاوہ کوئی بھی ایسا فرد نہیں جس نے نبی کریم ﷺ کی دو بیٹیوں سے جماع کیا ہو۔ (الاستیعاب ص۵۰۵ ترجمہ نمبر ۱۷۹۰، ابن عساکر ص، البدایہ والنہایہ ج۱ص ۴۶۸ ادار ابن حزم)

❄......حضرت عبداللہ بن عباس h سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی عزیزہ رقیہ کا نکاح عثمان بن عفان کے ساتھ کردوں، چنانچہ آپ نے حضرت رقیہ کا نکاح حضرت عثمان کیساتھ مکہ مکرمہ میں فرمادیا اور رخصتی کردی۔ (کنزالعمال ج۶ص ۳۷۵ فضائل ذی النورین عثمان، طبرانی ص، ذخائر العقبیٰ ص ۱۶۳، ۱۶۲، ذکر من تزوجھا رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ، تاریخ الخمیس ج۱ص ۲۷۵ ذکر رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ)

✞......حضرت علی h بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان h کی شادی اپنی ایک بیٹی پھر دوسری بیٹی سے فرمائی۔ (کنزالعمال ج۶ص ۳۷۹ برقم ۵۸۷۵، ابن عساکر ص)

✞......حضرت انس بن مالک h سے روایت ہے:

جب رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت عمر h حضرت عثمان h کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا آپ کا حفصہ بنت عمر (i) سے نکاح کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، پس حضرت عمر h نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

آئے اور آپ کو خبر دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ تجھے عثمان سے بہتر داماد دے، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کی بیٹی سے شادی کرلی، اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام کلثوم (i) کا نکاح حضرت عثمان سے کردیا، اور تحقیق اس سے قبل حضرت ابوبکر نے انہیں پیغام نکاح بھیجا اور حضرت عمر نے بھی انہیں نکاح کا پیغام دیا، لیکن آپ نے ان (حضرت ام کلثوم) کا نکاح نہ کیا: پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان کیلئے بہتر سفارشی ہے، میں اپنی بیٹیوں کا نکاح خود نہیں کرتا، ان کا نکاح اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ (المستدرک ج۴ص ۴۱۶ برقم ۷۰۱۰)

✦......جناب ابوالاسود، حضرت عروہ سے نقل کرتے ہیں:

وہ لوگ جو حضرت جعفر (h) اور ان کے ساتھیوں سے قبل پہلی بار حبشہ کی طرف ہجرت کیلئے گئے ان میں حضرت عثمان بن عفان (h) مع اپنی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (المستدرک ج۴ص ۴۱۳ برقم ۶۹۹۷)

⌘......ابن اسحاق بیان کرتے ہیں:

حضرت رقیہ (k) بڑی ہوئیں حتی کہ ان سے حضرت عثمان نے شادی کی، حضرت رقیہ سے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا، وہ صغرسنی میں ہی وفات پاگئے، اس کے بعد حضرت عثمان (h) نے ”ابوعبداللہ“ کنیت رکھی۔

(ایضاً ص ۴۱۴ برقم ۷۰۰۰)

✡......سعد بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان بن عفان h نے حبشہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”اپنے ساتھ رقیہ کو لے جاؤ“...... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ پہلا جوڑا ہے، جس نے حضرت لوط d اور حضرت ابراہیم d کے بعد ہجرت کی ہے۔ (المستدرک ج۴ص ۴۱۴ برقم ۶۹۹۹)

☪......ابن شہاب زہری کا بیان ہے:

اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے (واللہ اعلم) بے شک رسول اللہ ﷺ نے بدر کے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دن حضرت عثمان کو حصہ دیا حالانکہ وہ اپنی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری پر مقرر تھے ان کے جسم پر دانے نکلے تھے پس زید بن حارثہ فتح کی بشارت لے کر آئے اور ان کے ساتھ اونٹ تھے جبکہ حضرت عثمان (h) حضرت رقیہ (k) کو قبر میں دفنا رہے تھے۔ (المستدرک ج۴ ص۲۱۶ برقم ۷۰۰۷)

♋...... مصعب بن عبید اللہ زبیری کا بیان ہے:

ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کا نام امیہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادی حضرت رقیہ کے بعد ماہ ربیع الاول میں حضرت عثمان سے کی......

(ایضاً ج۴ ص۲۱۶ برقم ۷۰۰۸)

♌...... ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے شرح فقہ اکبر ص۱۳۴ پر لکھا ہے کہ حضرت رقیہ (k) اور حضرت ام کلثوم (k) یکے بعد دیگر حضرت عثمان (h) کے نکاح میں آئیں۔

u u u

u u

u

کتب شیعہ سے حضرت عثمان h کے دامادِ رسول ﷺ ہونے کا ثبوت

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......حضرت علی المرتضیٰ h، حضرت عثمان h کے پاس آئے اور کہا:

"...... وقد نلت من صهره مالم ینالا ......الخ"۔

(نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۶۳ حصہ اول ص ۳۰۳)

......اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔ بلاشبہ آپ نے رسول اکرم کی دامادی کا شرف (دو مرتبہ) حاصل کیا ہے، جو انہیں نہیں ملا۔

(نہج البلاغہ اردو عربی حصہ اول ص ۵۲۴ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

...... حکیم ذاکر حسین شیعی نے یوں ترجمہ کیا ہے: تو دامادی پیغمبر کے اس مرتبہ پر پہنچا ہوا ہے جس تک یہ دونوں نہیں پہنچے۔ (نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۱۸۷ مطبع یوسفی دہلی)

......حضرت ام کلثوم کا نام شریف آمنہ تھا حضرت رقیہ کے بعد انکا نکاح حضرت عثمان سے ہوا، لہٰذا حضرت عثمان کو ذوالنورین کہتے ہیں (شرح ابن ابی حدید ج ۳ ص ۴۶۰)

......یہی بات منتخب التواریخ باب اول ص ۲۹ پر محمد ہاشم الخراسانی نے لکھی ہے۔

......حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو حضرت عثمان غنی کے نکاح میں دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۶۳)

......حضرت رقیہ کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بدر کے ثواب اور حصہ میں شریک فرما لیا۔ (التنبہ والاشراف ص ۲۰۵)

...... یہ بات اعلام الوریٰ ص ۱۴۸ پر بھی موجود ہے۔

......حضرت عثمان نے دامادِ رسول ہونے کے حوالے سے وہ مرتبہ حاصل کیا جو ابوبکر وعمر کو نہ مل سکا، حضرت رقیہ وام کلثوم سے شادی کی، جو مشہور روایت کے مطابق حضور کی صاحبزادیاں ہیں، پہلے حضرت رقیہ سے شادی کی، ان کے انتقال کے بعد حضرت ام

کلثوم سے ان کا نکاح ہوا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۶)

...... یہ مضمون فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ فارسی ج ۳ ص ۵۱۹ زیر خطبہ نمبر ۱۶۳ پر بھی منقول ہے۔

......حضرت علی h فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے ان کی شادی عثمان سے کر دیتا حتی کہ ایک بھی باقی نہ رہتی۔

(شرح ابن ابی حدید ج ۳ ص ۴۶۰)

......امام جعفر صادق کی اپنے والد امام باقر سے بیان کی گئی روایت میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ سے یہ اولاد پیدا ہوئی، طاہر و قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب، حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المؤمنین علی سے، حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے جو کہ بنو امیہ سے تھے، حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان بن عفان سے ہوا......ان کے بعد حضرت رقیہ کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا۔

(منتہی الآمال فصل ہشتم ج ۱ ص ۷۹، ایران)

...... یہ بات قرب الاسناد ص ۶ ذکر اولاد نبوی میں بھی ہے۔

...... پوشیدہ طور پر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے گیارہ مرد اور چار عورتیں اور وہ، عثمان بن عفان اور ان کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ......الخ۔

(مجمع البیان ج ۳ ص ۲۳۳ تہران)

......باقر مجلسی نے حضرت عثمان کے داماد رسول ہونے کو عیاشی کے حوالہ سے بھی لکھا ہے۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۶، ایران)

......ابن ابی حدید نے لکھا ہے:

ہمارے شیخ ابو عثمان نے کہا کہ جب حضرت عثمان کی دونوں بیویوں کا انتقال ہو گیا (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں تھیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: تم عثمان کیلئے کس بات کے منتظر ہو؟ خبردار! اے کنواری بیٹی کے باپ، خبردار! اے کنواری عورت کے بھائی، میں نے اس کے ساتھ دو بیٹیوں کا نکاح کیا اگر میرے پاس تیسری

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹی ہوتی تو میں اسے بھی عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ کہا (راوی نے) اس لیئے انہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے (شرح نہج البلاغہ ج۳ ص۴۶۰ بیروت)

......امام جعفر صادق کی روایت میں ہے کہ عثمان بن عفان نے ام کلثوم سے نکاح کیا......جب غزوۂ بدر کی طرف جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے عثمان کی شادی رقیہ سے کر دی۔ (کتاب الخصال ص۳۷۵ باب السبعۃ للصدوق)

......مسعودی نے حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم کے ذکر کے بعد لکھا ہے:

ان دونوں کا نکاح حضرت عثمان سے یکے بعد دیگرے ہوا۔

(مروج الذہب ج۲ ص۲۹۸ امور واحوال من مولدہ الی وفاتہ)

......شرح نہج البلاغہ لابن میثم تحت خطبہ نمبر ۱۶۳۔

......درہ نجفیہ شرح نہج البلاغہ تحت خطبہ نمبر ۱۶۳ میں بھی حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم کے نکاح کا ذکر کیا گیا ہے۔

......باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ ابن بابویہ نے معتبر سند کیساتھ لکھا ہے:

عثمان بن عفان نے ام کلثوم سے نکاح کیا، وہ ان کے گھر میں جانے سے پہلے ہی رحمت الٰہی کے ساتھ واصل ہو گئیں پھر آپ نے جنگ بدر کی طرف جاتے ہوئے رقیہ کی شادی عثمان سے کر دی۔ (حیات القلوب ص۷۱۸ باب۵۱)

......عبداللہ مامقانی نے بھی اس مؤقف کو ثابت کیا اور دوسرے مؤقف کا پرزور رد کیا ہے۔ (تنقیح المقال ج۳ ص۷۹ نجف اشرف)

......نعمت اللہ جزائری نے لکھا ہے:

رقیہ کے بعد حضرت عثمان نے ان کی بہن ام کلثوم سے نکاح کیا اور وہ ان کے نکاح میں ہی فوت ہوئیں (انوار النعمانیہ ج۱ ص۳۶۷ نور مولودی)

......اور آپ ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمان سے کیا، جب دوسری بیٹی وصال کر گئیں تو فرمایا اگر تیسری ہوتی تو وہ بھی اس کے نکاح میں دے دیتا۔

(المبسوط ج۴ ص۴۸۷ کتاب النکاح)

......رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم سے حضرت عثمان نے شادی کی، اس کے بعد

ان کی بہن رقیہ سے اور وہ وہیں فوت ہوئیں۔ (اعیان الشیعہ ج۳ ص۴۸۷ تذکرہ ام کلثوم)

......آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عثمان سے کی۔

(مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام ج اول کتاب النکاح باب لواحق العقد)

......مسعودی نے مزید لکھا ہے:

حضرت عثمان کے دو بیٹے عبداللہ اکبر اور عبداللہ اصغر، ان دونوں کی ماں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ہیں۔ (مروج الذہب ج۲ ص۳۳۱ ذکر خلافۃ عثمان بن عفان)

......نور اللہ شوستری نے لکھا ہے:

اگر نبی (ﷺ) نے اپنی بیٹی عثمان کو دی تو ولی (حضرت علی) نے اپنی بیٹی عمر کو دی۔ (مجالس المؤمنین ج۱ ص۲۰۴)

......حضرت عثمان h کے داماد رسول ہونے کی بات المنتہیٰ ج۱ ص۱۰۸ پر۔

......التنقیح ج۳ ص۳۷ پر۔

......اور کتاب امیر المؤمنین ص۲۵۶ "علی عہد عثمان میں" از محمد جواد نے نقل کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فاروق اعظم h
دامادِ
حضرت سیدہ فاطمہ و
حضرت علی i

حضرت سیدنا فاروق اعظم h کے خاندانِ نبوت کیساتھ اس قدر قریبی تعلقات تھے کہ جہاں ایک طرف آپ h، نبی کریم ﷺ کے سسر ہیں، کیونکہ آپ کی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ k، رسول اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں تو دوسری طرف آپ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء k کی لختِ جگر، سیدنا علی المرتضٰی h کی بیٹی، حضرت امام حسن و امام حسین i کی سگی ہمشیرہ، حضرت سیدہ ام کلثوم k کے شوہر بھی ہیں۔ اس بات پر چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

①......ثعلبہ بن ابو مالک کا بیان ہے:

ان عمر بن الخطاب قسم مروطا بين نسآء من نسآء المدينة فبقى مرط جيد فقال بعض من عنده يا امير المؤمنين اعط هذا بنت رسول الله ﷺ التي عندك يريدون ام كلثوم ابنت على ......الحديث۔

(صحیح البخاری ج ا ص ۴۰۳ کتاب الجہاد باب حمل النسآء القرب الی الناس فی الغزو)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب h نے مدینہ شریف کی عورتوں میں کچھ چادریں تقسیم کیں، ایک عمدہ چادر بچ گئی تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے بعض حضرات نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو دے دیں جو آپ کی زوجہ ہیں۔ ان کی مراد حضرت ام کلثوم بنت علی i تھیں۔

②......امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت ام کلثوم k بنت علی h کا نکاح حضرت عمر h کیساتھ ہونے کا ذکر "التاریخ الاوسط جلد اول صفحہ ۶۷ برقم ۳۷۹" پر کیا ہے۔

③......اور تاریخ اوسط جلد اول صفحہ ۶۷ برقم ۳۸۰، ۳۸۱ پر بھی کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......امام ابوجعفر الباقر (محمد بن علی بن حسین j) نے فرمایا:

حضرت عمر h نے حضرت علی بن ابوطالب h سے ان کی لخت جگر حضرت ام کلثوم k کا رشتہ طلب کیا تو حضرت علی نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیاں بنو جعفر (اپنے بھائی جعفر بن ابوطالب کی اولاد) کیلئے روک رکھی ہیں تو انہوں (حضرت عمر) نے کہا: آپ میرے ساتھ ان (حضرت ام کلثوم) کا نکاح کر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! روئے زمین پر میرے علاوہ دوسرا کوئی بھی ان کے حسن معاشرت کا طالب نہیں ہے تو حضرت علی نے فرمایا: میں نے اس کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا (سنن سعید بن منصور ج ۱ ص ۱۴۶ برقم ۵۲۰)

......اس روایت کو امام ابن سعد نے "طبقات ابن سعد" جلد ۸ صفحہ ۴۶۳ پر نقل کیا ہے

......ابن سعد نے اس نکاح کا ذکر "طبقات" جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ پر بھی کیا ہے۔

......امام زین العابدین (علی بن حسین i) سے مروی ہے:

بے شک حضرت عمر بن خطاب h نے حضرت علی h سے حضرت ام کلثوم k کا رشتہ طلب کیا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں، تو حضرت علی h نے فرمایا: میں اسے اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر h کیلئے تیار کر رہا ہوں، حضرت عمر h نے کہا: اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! مجھ سے بڑھ کر کسی اور کو اس کی اتنی ضرورت نہیں، پس حضرت علی نے ان کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا۔ پھر حضرت عمر h مہاجرین کے پاس آئے تو کہا: کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دو گے؟، انہوں نے پوچھا: امیر المؤمنین! کس چیز کی مبارکباد دیں! تو حضرت عمر نے فرمایا: فاطمہ بنت رسول ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم بنت علی کیساتھ شادی کی۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: ہر نسب اور ہر تعلق قیامت کے دن ختم ہو جائے گا سوائے میرے تعلق اور نسب کے۔ پس میں نے پسند کیا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان نسب اور رشتہ قائم ہو جائے۔ (ھذا حدیث صحیح الاسناد، المستدرک ج ۳ ص ۱۵۲ برقم ۴۶۸۴، کتاب معرفۃ الصحابۃ j ذکر اسلام امیر المؤمنین علی h)

......اس روایت کو امام ابن اسحاق نے "السیرۃ" ص ۲۷۵، ۲۷۶ میں بھی درج کیا ہے۔

......حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب i کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع h سے روایت ہے:

ووضعت جنازة أم كلثوم بنت علي امرأة عمر بن الخطاب وابن لها يقال له زيد وضعا جميعا ......الحديث۔

(سنن النسائی ج ۱ ص ۲۸۰ کتاب الجنائز اجتماع جنائز الرجال والنساء)

اور حضرت ام کلثوم بنت علی، جو حضرت عمر بن خطاب کی بیوی ہیں کا جنازہ رکھا گیا اور ان کے ساتھ ان (حضرت ام کلثوم) کے بیٹے جنہیں زید (بن عمر بن خطاب) کہا جاتا ہے کا جنازہ اکٹھا رکھا گیا۔ یعنی ایک ہی وقت میں دونوں ماں اور بیٹے کا جنازہ پڑھا گیا۔

......اسی روایت کو ابن الجارود نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! رقم ۵۴۵۔

......امام ابوزکریا نووی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

(المجموع شرح المھذب ج ۵ ص ۲۲۴)

......اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(تلخیص الحبیر ج ۲ ص ۱۴۶ برقم ۸۰۷)

......جلیل القدر تابعی حضرت امام شعبی h روایت کرتے ہیں:

صلى عبدالله بن عمر على ام كلثوم بنت علي وابنها زيد ...... الحديث۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۱۹۸ کتاب الجنائز فی جنائز الرجال والنساء من قال الرجل مما یلی الامام......الخ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر i نے ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید (بن عمر یعنی اپنے بھائی) کا جنازہ پڑھا۔

......حضرت امام شعبی کی ہی روایت مسند علی ابن الجعد برقم ۵۹۳ میں بھی موجود ہے۔

......جناب عمار مولیٰ بنو ہاشم کا بیان ہے:

شهدت أم كلثوم وزيد بن عمر ماتا في ساعة واحدة فاخرجوهما فصلى عليهما سعيد بن العاص فجعل زيداً مما يليه وجعل أم كلثوم بين

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يدی زيد وفی الناس يومئذٍ ناس من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسين فی الجنازة۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۳ ص۱۹۷ کتاب الجنائز)

میں حضرت ام کلثوم اور زید بن عمر کے جنازے میں حاضر ہوا، وہ دونوں (ماں اور بیٹا) ایک ہی وقت میں فوت ہوئے، تو لوگوں نے ان دونوں (کے جنازوں) کو نکالا، حضرت سعید بن عاص نے ان کا جنازہ پڑھایا، حضرت زید کو اپنے قریب اور حضرت ام کلثوم کو حضرت زید کے پیچھے رکھا اور لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بھی تھے اور حضرت حسن و حضرت حسین j بھی جنازہ میں موجود تھے۔

......حضرت ام کلثوم اور ان کے بیٹے کے جنازہ کا ذکر ابوداؤد ج۲ ص۹۹ باب اذاحضر جنائز رجال والنسآء میں یقدم میں بھی ہے۔

......اس بات کو طبقات ابن سعد ج۸ ص۴۶۵ پر بھی لکھا گیا ہے۔

......عبداللہ البہی تابعی h روایت کرتے ہیں:

شهدت ابن عمر صلی علی ام كلثوم وزيد بن عمر بن الخطاب ......الخ۔ (طبقات ابن سعد ج۸ ص۴۶۴)

میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا، انہوں نے ام کلثوم اور (اپنے بھائی) زید بن عمر کا جنازہ پڑھا۔

......امام ابن شہاب زہری نے فرمایا:

ام کلثوم بنت علی سے حضرت عمر بن خطاب نے نکاح کیا تو ام کلثوم نے ان کے بیٹے زید بن عمر کو جنم دیا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۲۱ ص۳۴۲)

......امام المغازی محمد بن اسحاق نے بھی لکھا ہے:

حضرت علی اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب سے ہوا۔ انہوں نے ان کیلئے زید بن عمر اور ایک لڑکی کو جنا، وہ حضرت عمر کے نکاح میں ہی تھیں کہ آپ h کا انتقال ہوگیا۔ (السیرۃ ص۲۷۵)

......امام ابن ابی حاتم نے بھی حضرت عمر اور حضرت ام کلثوم بنت علی کے نکاح کا ذکر کیا ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل ج۳ ص۵۶۸)

......امام ابن سعد نے طبقات ج۳ ص۲۶۵ میں بھی آپ کے نکاح کا ذکر کیا ہے۔

......حضرت عطاء الخرسانی نے بیان کیا ہے:

حضرت عمر نے ام کلثوم بنت علی کو چالیس ہزار کا مہر دیا تھا۔

(طبقات ابن سعد ج۸ ص۴۶۳، ۴۶۶)

......عاصم بن عمر بن قتادہ المدنی نے بیان کیا ہے:

حضرت عمر بن خطاب h نے حضرت علی h سے ان کی بیٹی حضرت ام کلثوم k کا رشتہ مانگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کی بیٹی تھیں......پس حضرت علی نے اس (اپنی بیٹی ام کلثوم) کا نکاح ان (حضرت عمر) سے کردیا۔ (السیرۃ لابن اسحاق ص۲۷۵)

......مصعب زبیری (متوفی ۲۳۶ھ) نے بھی لکھا ہے:

حضرت ام کلثوم بنت علی کا نکاح حضرت عمر h کیساتھ ۱۷ھ میں ہوا۔

(نسب قریش ص۲۵، اولاد فاطمہ، دوسرا نسخہ ص۴۱ مطبوعہ مصر)

......امام ابن عبدالبر نے عبدالرحمن بن زید اسلم کی روایت نقل کی ہے:

بے شک حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ام کلثوم بنت علی بن ابوطالب سے چالیس ہزار مہر پر نکاح کیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ص۹۳۹، کتاب النسآء وکناھن، ترجمہ نمبر ۷۶۹، اُم کلثوم بنت علی بن اَبی طالب)

......علامہ ابن عبدالبر خود فرماتے ہیں:

حضرت ام کلثوم بنت علی نے حضرت عمر کے ہاں زید بن عمر الاکبر اور رقیہ بنت عمر کو جنا اور ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید کا ایک ہی وقت میں وصال ہوا۔ (ایضاً)

......علامہ حسین بن محمد ابن الحسن الدیار بکری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وعن ابی هريرة قال أم كلثوم بنت علی من فاطمة تزوجها عمر بن الخطاب فولدت له زيد بن عمر بن الخطاب۔

(تاریخ الخمیس ج۲ ص۲۸۵ ذکر اولاد علی h)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے:

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ام کلثوم بنت حضرت فاطمہ کی بیٹی سے حضرت عمر نے نکاح کیا، انہوں نے زید بن عمر بن خطاب کو جنم دیا۔

نوٹ: علامہ دیار بکری نے اس جگہ ابن اسحاق، ابن عبدالبر، ابن السمان، الدولابی اور زہری وغیرہ کی روایات نقل کی ہیں۔

♍......حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ نے ''واقدی'' سے بیان کیا ہے:

اور اسی ماہ رجب (۱۷ھ) میں حضرت عمر نے ام کلثوم بنت علی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کیساتھ نکاح کیا اور ذوالقعدہ میں ان سے مباشرت کی، اور ہم نے ''سیرت عمر'' اور آپ کی مسند میں اس نکاح کی وضاحت کی ہے، اور آپ نے انہیں چالیس ہزار مہر ادا کیا اور حضرت عمر نے بیان کیا میں نے ام کلثوم کیساتھ نکاح صرف رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کیا ہے کہ ''ہر رشتہ اور نسب روز قیامت منقطع ہوجائے گا سوائے میرے رشتہ اور نسب کے''۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۱ص ۱۳۸۶ ثم دخلت سنۃ سبع عشرۃ، دارابن حزم، دوسرا نسخہ ج ۷ص ۱۳۹)

♎......ابن کثیر نے حضرت عمر h کی ازواج کا ذکر کرتے ہوئے ''باب'' ذکر زوجاتہ وأبنائہ وبناتہ'' میں حضرت عمرو بن عاص کے مشورہ سے حضرت عمر h کا حضرت ام کلثوم بنت علی i کو نکاح کا پیغام بھیجنا اور شادی کے بعد ان کے ہاں حضرت ام کلثوم کے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر کو جنم دینے کا ذکر کیا ہے۔

(ج ۱ص ۱۴۲۴، دارابن حزم، دوسرا نسخہ ج ۷ص ۳۳۲)

♏......ابن کثیر نے فصل ''ذکر زوجتہ وبنیہ وبناتہ رضی اللہ عنہم اجمعین'' میں حضرت علی h کی ازواج واولاد کا ذکر کرتے ہوئے، آپ کی زوجۂ اول حضرت سیدہ فاطمہ k کی اولاد کے ذکر میں لکھا ہے: وام کلثوم الکبریٰ وھی التی تزوج بھا عمر بن الخطاب کما تقدم۔ (ج ۱ص ۱۵۴۱، دارابن حزم)

ام کلثوم کبریٰ، یہ وہی ہیں جن سے حضرت عمر بن خطاب نے شادی کی۔

♐......حافظ ابن کثیر نے اس نکاح کا ذکر ج ۱ص ۱۶۱۳ (دارابن حزم) ''ثم دخلت

سنۃ ثمان وخمسین'' کے ''ذکر من توفی فی ھذہ السنۃ من الاعیان ......الخ'' کے تحت بھی کیا ہے۔

♑......علامہ طبری نے اس شادی کا ذکر ''تاریخ الامم والملوک'' (تاریخ طبری) ج ۵ ص ۱۶ مصر میں کیا ہے۔

♒......علامہ ابن اثیر نے الکامل ج ۳ص ۲۹ دارالکتابت، بیروت، دوسرا نسخہ ج ۲ص ۵۳۷، تیسرا نسخہ ج ۳ص ۵۴ میں اسے بیان کیا ہے۔

♓......امام ترمذی نے سنن ترمذی برقم ۱۹۳۸ میں اس نکاح کا واقعہ نقل کیا ہے۔

......امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات ج ۲ص ۳۶۵ پر۔

&......علامہ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ ج ۴ص ۴۹۲ برقم ۳۶۶۴ پر۔

●......علامہ عزالدین ابن الاثیر نے مختلف روایات سے اس شادی کی تفصیل لکھی ہے۔ ملاحظہ ہو! اسد الغابہ ج ۷ص ۳۷۷، ۳۷۸ بیروت، دوسرا نسخہ ج ۴ص ۳۸ ذکر خلافتہ

○......علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۴ص ۲۳۵، ۲۳۶ بیروت میں۔

■......علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۴ص ۲۸۸ بیروت میں۔

□......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں: امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو کہ بطن پاک حضرت بتول زہراء سے تھیں، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق h کے نکاح میں دیں اور ان سے حضرت زید بن عمر پیدا ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ص ۳۹۹، سنی دارالاشاعت فیصل آباد)

□......حضرت ام کلثوم بنت سیدہ فاطمۃ الزہراء k کا نکاح حضرت علی h نے حضرت عمر h سے کیا، اس روایت کو امام نورالدین ہیثمی علیہ الرحمہ (متوفی ۸۰۷ھ) نے طبرانی کے حوالہ سے نقل کر کے کہا: ورجالہ رجال الصحیح''۔

(مجمع الزوائد ج ۴ص ۲۷۱، ۲۷۲)

□......اور امام طبرانی نے اس روایت کو المعجم میں نقل کیا ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

□ ......اس شادی کا ذکر "لاَ صیلی فی انساب الطالبین" ص ۱۵۸ ز ابن الطقطقی۔

◆ ......علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح بخاری ج ۵ ص ۸۴ پر۔

◆ ......امام علی متقی نے کنز العمال ج ۱۳ ص ۶۲۴ برقم ۵۸۷، ام کلثوم بنت علی میں کیا۔

◆ ......ذخائز عقبیٰ ص ۱۶۸ تا ۱۷۰ پر۔

❖ ......الاستیعاب ج ۴ ص ۴۹۰ برحاشیہ الاصابہ۔

◆ ......انساب القرشیین ص ۱۱، الابن قدامہ، ام کلثوم بنت علی۔

☒ ......جمہرۃ نساب العرب ص ۳۸ وھولآء ولد امیر المؤمنین۔

⌂ ......کتاب المحبر ص ۵۴ تا ۱۰۱ ذکر اصھار علی۔

⌘ ......کتاب انساب الاشراف للبلاذری ج ۱ ص ۴۲۸۔

......حضرت پیر مہر علیشاہ گولڑوی علیہ الرحمہ بھی یہی لکھتے ہیں: ملاحظہ ہو! تحقیق الحق۔

......ابراہیم بن قتیبہ نے معارف مطبوعہ معرفت پر لکھا ہے: ام کلثوم کبریٰ بنت فاطمہ، یہ حضرت عمر بن خطاب کے ہاں تھیں اور اولاد بھی پیدا ہوئی۔

......عبرت ناک واقعہ: وزیر معز الدولہ احمد بن بویہ شیعہ تھا (سیر اَعلام النبلاء ج ۱۶ ص ۱۹۰) اس کی موت کے وقت ایک سنی عالم نے اس کے سامنے صحابہ کرام j کے فضائل بیان کیئے اور یہ بھی بتایا کہ حضرت علی h نے اپنی بیٹی حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب h سے کر دیا تھا۔ اس کے نزدیک یہ بہت بڑی بات تھی، اس نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں، چنانچہ اس نے فوراً توبہ کی اور اپنا اکثر مال صدقہ کر دیا۔ اپنے غلاموں کو آزاد کیا، بہت سارے مظالم کی تلافی کی اور اتنا رویا کہ اس پر غشی طاری ہوگئی۔

(المنتظم لابن جوزی ج ۱۴ ص ۱۸۳ ترجمہ نمبر ۲۶۵۳).

اللہ کرے یہ واقعہ بہت سارے لوگوں کیلئے عبرت کا سامان بن جائے اور وہ حضرت عمر h سے نفرت اور آپ کی بے ادبی سے سچی توبہ کر کے اپنی آخرت سنوار لیں۔

یامقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینك وطاعتك۔

کتب شیعہ سے

حضرت عمر h کے

دامادِ

حضرت علی h

ہونے کا ثبوت

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☜......شیعہ مؤرخ احمد بن ابی یعقوب نے دورِ خلافتِ امیر المؤمنین عمر بن خطاب کو بیان کرتے ہوئے ۱۷ھ کے واقعات کے ضمن میں لکھا ہے:

اس سال عمر بن الخطاب نے علی بن ابی طالب کی طرف ام کلثوم بنت علی کے لیے پیغام نکاح بھیجا آپ کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔ حضرت عمر نے کہا میں ام کلثوم سے اس لیے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے، سب نسب اور سبب روز قیامت منقطع ہوجائیں گے سوائے میرے سبب، میرے نسب اور میرے سسرال کے، میں چاہتا ہوں کہ میرا بھی سبب، اور سسرالی تعلق رسول اللہ سے رہے چنانچہ آپ نے ان کی شادی کردی اور دس ہزار دینار حق مہر مقرر کیا۔

(تاریخ یعقوبی ج۲ص ۴۹، ۵۰)

☜......سلیمان بن خالد کا بیان ہے:

سألتُ اباعبدالله علیه السلام عن امراة توفی عنها زوجها این تعتدی فی بیت زوجها اوحیث شاء ت ثم قال ان علیا صلوة الله علیه لمامات عمراتی الی ام کلثوم فاخذ بیدها فانطلق بها الی بیته۔(فروع کافی ج۶ص ۱۱۵ کتاب الطلاق باب التوفی عنها زوجها، دوسرا نسخہ ج۲ص ۳۱۱ مطبوعہ نولکشور)

میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو وہ عدت خاوند کے گھر گزارے یا جہاں چاہے؟ تو آپ نے جواب دیا جب حضرت عمر کا وصال ہوا تو حضرت علی آئے، انہوں نے حضرت ام کلثوم کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے گھر لے آئے۔

☜......ابو جعفر یعقوب کلینی نے لکھا ہے:

علی بن ابراهیم عن ابیه عن ابن عمیر عن هشام بن سالم وحماد

عن زرارة عن ابی عبدالله d فی تزویج ام کلثوم فقال ان ذلك فرج غصبناه۔(فروع کافی ج۵ص ۳۴۶ کتاب النکاح باب تزویج ام کلثوم، دوسرا نسخہ ج۲ص ۱۴۱)

حضرت ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق m) d سے حضرت ام کلثوم کے نکاح کے بارے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا یہ فرج ہم سے چھین لی گئی تھی۔

☜......اس جگہ ایک اور روایت اسی مضمون کی لکھی ہے۔

☜......مزید لکھا ہے:

حمید بن زیاد عن ابن سماعة عن محمد بن زیاد عن عبدالله بن سنان ومعاویة بن عمار عن ابی عبدالله علیه السلام قال......ان علیا لما توفی عمراتی ام کلثوم فانطلق بها الی بیته۔(فروع کافی ج۶ص ۱۱۵)

حضرت ابو عبد اللہ امام (جعفر صادق) فرماتے ہیں کہ...... جب حضرت عمر کا وصال ہوگیا تو حضرت علی ام کلثوم کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے گھر لے گئے۔

☜......ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی نے لکھا ہے:

عن جعفر بن محمد القمی عن القداح عن جعفر عن ابیه علیه السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی علیه السلام وابنها زید بن عمر بن الخطاب فی ساعة واحدة۔(تہذیب الاحکام ج۹ص ۳۶۳)

حضرت امام باقر d سے مروی ہے کہ حضرت علی d کی بیٹی ام کلثوم اور ان کا بیٹا زید بن عمر بن خطاب ایک ہی ساعت میں فوت ہوئے۔

☜......ابو جعفر طوسی نے مزید لکھا ہے:

لما توفی عمراتی الی ام کلثوم فانطلق بها الی بیته۔(استبصار ج۳ص ۳۵۲، ابواب العدة، باب التوفی عنها زوجها، دوسرا نسخہ ج۳ص ۴۷۲ برقم ۱۲۵۸، تیسرا نسخہ ج۲ص ۱۸۴، ۱۸۵)

جب حضرت عمر کا وصال ہوگیا آپ ام کلثوم کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اپنے ساتھ گھر لے آئے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......طوسی نے اسی جگہ یعنی ابواب العدۃ میں ایک اور روایت نقل کی ہے۔

......طوسی نے تہذیب الاحکام ج۶ ص۳۶۳، ج۸ ص۱۶۱ پر مزید ایک روایت نقل کی ہے ملاحظہ ہو! کتاب الطلاق باب فی عدۃ النساء۔

......اسی'' تہذیب الاحکام ج۹ ص۲۶۲ کتاب المیراث باب میراث الغرق والہدوم علیہم فی وقت واحد'' میں بھی سیدنا عمر h سے حضرت ام کلثوم k کے نکاح کا ذکر موجود ہے۔ (دوسرا نسخہ ج۲ ص۳۸۰)

......عباس قمی نے لکھا ہے:

حضرت امیرالمؤمنین "ع" مرازنکر روایات بقول شیخ مفید بیست وھفت تن فرزند بود چھار نفراز ایشان امام حسن وامام حسین وزینب کبری ملقب به عقیله وزینب صغری است که مکناة است بام کلثوم ومادر ایشان حضرت فاطمه زهرا سیدة النساء "ع" است وشرح حال امام حسن وامام حسین "ع" ببا یدو زینب درحبالہ نکاح عبدالله بن جعفر پسر ع، خویش بود واز اوفرزنداں آوردکه ازجمله محمد وعون بودندکه درکربلا شهید گشتند وابوالفرح گفته که محمد بن عبدالله بن جعفر که در کربلا شهید شد،مادرش خوصابنت حفصه بن ثقیف است واز برادر اعیانی عبیدالله است که از نیزدرواقعه طف شهید شدندوام کلثوم حکایت تزویج اوباعمر درکتب مسطوراست وبعداز اوضبیح عون بن جعفر وازپس زوجه محمد بن جعفر گشت وابن شهر آشوب از کتاب امامت ابومحمد نوبختی روایت کرده که ام کلثوم راعمر بن خطاب تزویج کرد۔ (منتہی الامال ج۱ ص۲۱۷ ذکر اولاد امیرالمؤمنین، ایران)

شیخ مفید کی روایات کے مطابق حضرت امیرالمؤمنین کی اولاد ستائیس لڑکے تھے ان میں سے چار حضرت امام حسن وامام حسین، زینب کبری جن کا لقب عقیلہ تھا اور زینب صغری جن کی کنیت ام کلثوم تھی ان کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں

امام حسن وحسین علیہما السلام کے حالات کی تشریح آگے آئے گی حضرت زینب اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر کے بیٹے عبداللہ کے نکاح میں تھیں ان سے حضرت محمد وعون کے علاوہ اور بھی اولاد ہوئی یہ دونوں کربلا میں شہید ہوئے ابوالفرج نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن جعفر جو کہ کربلا میں شہید ہوئے ان کی والدہ کا نام خوصا بنت حفصہ بن ثقیف ہے، عبیداللہ ان کے حقیقی بھائی تھے جو واقعہ طف میں شہید ہوئے، ام کلثوم کے حضرت عمر کے ساتھ نکاح کا واقعہ کتابوں میں درج ہے ان کے بعد یہ عون بن جعفر پھر محمد بن جعفر کی زوجہ بنیں۔ ابن شہر آشوب نے ابومحمد نوبختی کی کتاب امامت سے روایت کی ہے کہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب سے ہوا تھا۔

......ابن شہر آشوب نے لکھا:

ام كلثوم كبرىٰ تزوجها عمروام كلثوم صغرى من كثير بن عباس بن عبدالمطلب۔ (مناقب آل ابی طالب ج۳ ص۳۰۴، ج۳ ص۳۰۵)

ام کلثوم کبریٰ سے حضرت عمر نے نکاح کیا اور ام کلثوم صغری سے کثیر بن عباس بن عبدالمطلب کا نکاح ہوا۔

......محمد ہاشم فراسانی نے لکھا:

ایں مخدّره درواقعه طف حاضر نبود در همیں کتاب حجةٔ السعادت میفرمائید نقله حدیث از طرق معتبره نقل نموده اندکه جناب ام کلثوم دختر امیرالمؤمنین "ع" وفاطمه زهرا "ع" والدۂ زیدبن عمر ورقیه بنت عمر درحیوة حضرت مجتبیٰ "ع" درمدینه طیبه از دنیار حلت فرمود، رحلت اووفرزندش زید در یك روز اتفاق افتاد وتقدم وتاخر موت احدهما معلوم نشدالی أن قالَ ام کلثوم بنت علی که نام شریفش دروقعۂ طف درهمه جامذکور می شود وخطب واشعار باومنسوب می گردد۔ام کلثوم دیگر لیست از سائرازواجات امیرالمؤمنین علیه السلام چوں علی القول الصحیح امیر المؤمنین راازبنات دوزینب بود ودوام کلثوم،زینب کبریٰ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زوجۂ عبداللہ بن جعفر بود وام کلثوم کبریٰ زوجۂ عمر بن الخطاب بود۔وہردوازصدیقه طاهره بودند،وزینب صغری وام کلثوم صغریٰ از سائر امهات بوجود آمد ندوشیخ حرور رسائل شیعه از عمار بن یاسر روایت کرده۔ اخرجت جنازة ام کلثوم بنت علی وابنها زید بن عمر وفی الجنازة الحسن والحسین وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عباس وابوهریرة فوضعواجنازة الغلام مایلی الامام والمراة وزائه وقالوا هذا هو السنة۔پس معلوم شد که جناب ام کلثوم بنت فاطمه دروقعۂ طف اصلاً دردنیا نبود ومستفاد ازروایت مذکوره آنکه جناب ام کلثوم کبریٰ درمدینه طیبه از دنیا مفادقت کرده ظاهر قبر شریف شان درمدینه طیبه باشد۔

(منتخب التواریخ ص ۱۱۴ مطبوعہ ایران)

یہ پردہ نشین واقعہ کربلا میں موجود نہ تھیں اور جنۂ سعادت میں معتبر سند کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت ام کلثوم (بنت فاطمہ) k جو کہ حضرت علی المرتضیٰ اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا k کی صاحبزادی تھیں۔ان سے دو بچے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر تولد ہوئے اور ام کلثوم کا امام حسن h کی موجودگی میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا اتفاق کی بات ہے کہ اسی روز ہی ان کے صاحبزادے زید بن عمر i کا بھی انتقال ہوا اگرچہ دونوں کے انتقال کے وقت تقدم اور تاخر معلوم نہ ہو سکا آگے چل کر اسی کتاب میں مزید لکھا ہے کہ ام کلثوم بنت علی جن کا اسم گرامی واقعہ کربلا میں تمام جگہ درج ہے خطاب اور اشعار ان کی طرف منسوب ہیں یہ ام کلثوم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی کسی اور بیوی سے ہیں کیونکہ صحیح قول یہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد اطہار میں دو بچیاں زینب نامی اور دو ہی ام کلثوم نامی تھیں زینب کبریٰ حضرت عبداللہ بن جعفر h کی بیوی تھیں اور ام کلثوم کبریٰ حضرت عمر بن خطاب h کے نکاح میں تھیں یہ دونوں حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کے بطن اطہر سے تھیں زینب صغریٰ اور ام کلثوم صغریٰ حضرت علی کی دوسری ازواج کے بطن سے تھیں۔اور شیخ ”حر“ نے رسائل شیعہ میں حضرت عمار بن یاسر سے روایت کیا ہے کہ

ام کلثوم اور ان کے فرزند زید بن عمر i کا جنازہ اٹھایا گیا جنازہ میں حضرت امام حسن و امام حسین وعبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ j شریک تھے امام کے بالکل قریب لڑکے کی میت رکھی اور اس کے پیچھے حضرت ام کلثوم i کی میت رکھی گئی اور کہا یہی سنت طریقہ ہے۔پس معلوم ہوا کہ حضرت ام کلثوم بنت فاطمہ i واقعہ کربلا میں ہرگز شریک نہ تھیں کیونکہ وہ اس وقت دنیا سے رحلت فرما گئی تھیں روایت مذکورہ سے بھی یہی حاصل ہوتا ہے کہ ام کلثوم کبری مدینہ طیبہ میں فوت ہوئیں اور دفن بھی وہیں ہوئیں۔

☠......نور اللہ شوستری نے لکھا ہے:

اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر خودرابعمر فرستاد۔

(مجالس المؤمنین ج ۱ ص ۲۰۴ تہران)

ترجمہ: اگر نبی (ﷺ) نے اپنی بیٹی حضرت عثمان کو دی تو ولی (حضرت علی) نے اپنی بیٹی حضرت عمر کو دی ہے۔

⚐......شوستری نے مزید لکھا:

دیگر پرسید که چراآنحضرت دختر خودر ابعمربن خطاب داد گفت بواسطه آنکه اظهار شهادتین می نمود بزبان واقرار بفضل حضرت امیر میکرد۔(ایضاج ۱ ص ۲۵۱)

ترجمہ: کسی نے پوچھا کہ انہوں نے اپنی بیٹی حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں کیوں دی، جواب دیا کہ انہوں نے زبان سے اللہ ورسول کی گواہی دی اور حضرت علی کی فضیلت کا اقرار کیا۔

......یہ بات مناقب ابن شہر آشوب ص ۲۷۵ طبع جدید میں بھی موجود ہے۔

......اربلی نے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ص ۱۰ پر بھی حضرت ام کلثوم کے نکاح کا ذکر کیا ہے۔

☼......المرتضیٰ علم الہدیٰ نے الشافی ص ۱۱۶ پر اسی نکاح کا ذکر کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

♦......مقدس اردبیلی نے حدیقۃ الشیعۃ ص ۲۷۷ پر اسے نقل کیا۔

❄......ابن ابی حدید نے شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۲۴ میں ذکر کیا۔

✞......نعمت اللہ جزائری نے الانوار النعمانیہ ج ۱ ص ۱۲۵ میں ذکر کیا۔

✞......باقر مجلسی نے بحار الانوار ص ۶۲۱ میں لکھا۔

✜......مرزا عباس قمی نے اپنی تاریخ کے باب ”حکایت تزویج ام کلثوم من عمر بن الخطاب ص ۲۱۷“ میں لکھا۔

✠......شرائع الاسلام کتاب النکاح، للحلی میں بھی موجود ہے۔

✡......محمد جواد شری نے اپنی کتاب، امیر المؤمنین، علی فی عہد عمر ص ۲۱۷ بیروت میں۔

☪......باقر مجلسی نے کتاب الخراج والجوائح اور

♋......مرأۃ العقول شرح اصول ج ۳ ص ۴۴۸ کا حوالہ بھی نقل کیا ہے۔

(بحار الانوار ص ۶۲۱)

♌......طراز مذہب مظفری نے اپنی ”تاریخ کے ص ۴۷ تا ۶۷ بعنوان ”تزویج ام کلثوم ہمراہ عمر بن خطاب“ اس شادی کو نہ صرف ثابت کیا بلکہ شیخ مفید جیسے شیعہ اکابر کی غیر مفید باتوں اور انکار کا رد بھی کیا ہے۔

♍......شیعہ کی کتاب ”فقہ کے مسالک“ میں بھی ہاشمی عورت کا غیر ہاشمی سے نکاح کے جواز پر یہ دلیل لکھی ہے کہ حضرت علی h کی بیٹی حضرت ام کلثوم k کا نکاح حضرت عمر h کیساتھ ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner